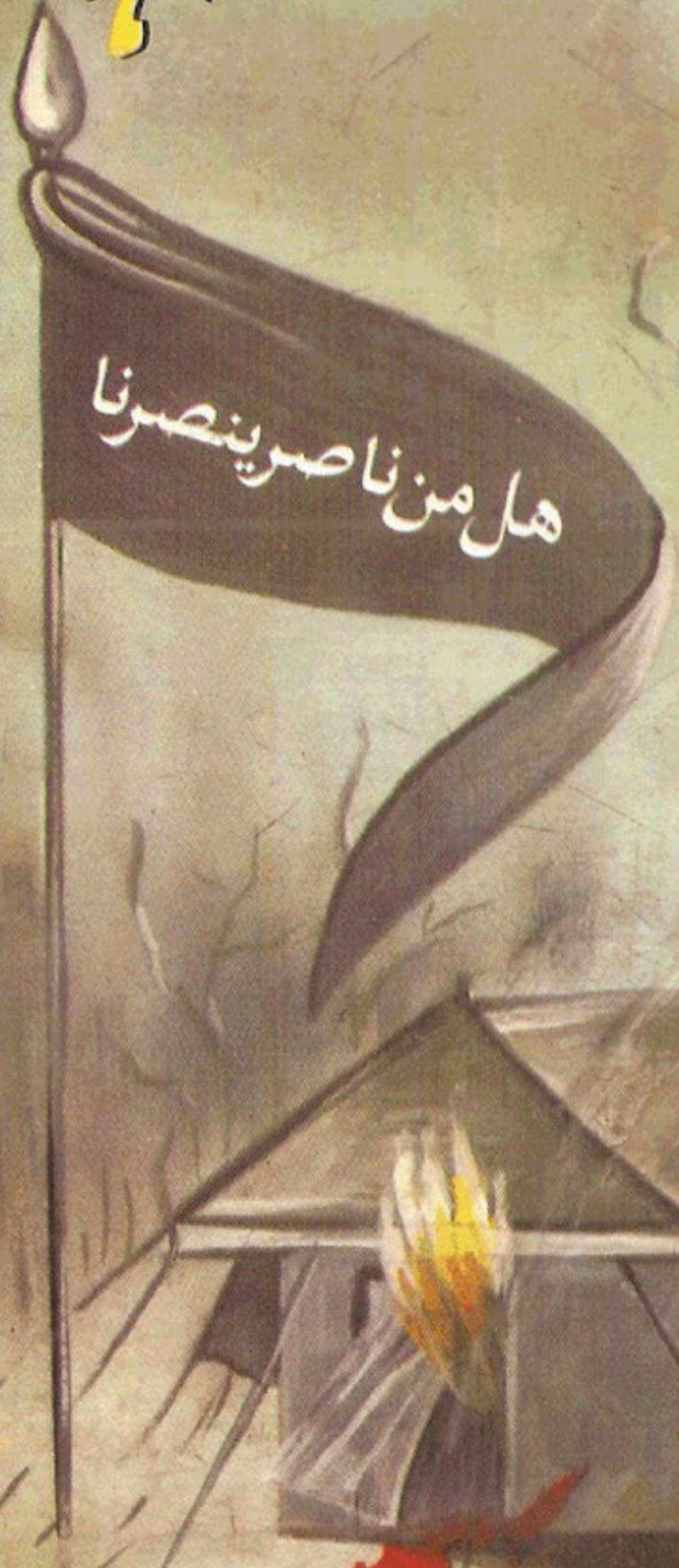


الاولیٰ القل الحسین بن علی

صدائے غم



شیعہ ماٹری میڈیا

شاعر اہلبیت

سید ضمیر الحسن تنویر



راس الحسین علیہ السلام (حلب - شام)

رنگِ علیؑ ولی کا بھرا ہوا فضا میں
چادرِ کمشال پہ
پھول ہی پھول ہر طرف پائے ہیں دوسرا میں
مہر لگی بیاں پہ
سایہ کیا ہے دیکھ لو گلشن نے آسمان پہ
غازی کا یہ علم تو ہے وسعتِ دو جہاں پہ
مہر لگی بیاں پہ

(فراست علیؑ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

صدائے غم

شاعر اہلبیتؑ
سید ضمیر الحسن تنویرؒ



شیعہ ملٹی میڈیا

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	نوحہ جات اردو	
1	جب باہو محرم آتا ہے	1
2	کربل میں کیوں باغِ نبیؐ کا امت نے ویران کیا	2
3	اسلام چلایا سر دے کے پیرِ طہیرؑ	3
5	ہائے مٹ جاتا اسلام اگر طہیرؑ نہ سر دیتے	4
6	دیکھ لو اے کوئیو میں زینبؑ د لگیر ہوں	5
7	دین کو زندہ جاوید بنانے کیلئے تیرا ایثار شاہِ کرب و بلا کافی ہے	6
9	اے چاند محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے	7
10	تاہوت پے حسن کے یہ تیر کیسے برسے	8
11	آحمدؑ کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا	9
12	اولادِ مصطفیٰؐ پے قیامت گزر گئی	10
13	شہیدِ کربلاؑ دردِ یہ تیرا افسانہ ہے	11
14	لٹا ہے کربل کی سر زمین پر جو آلِ احمد کا کارواں ہے	12
15	گلشنِ آلِ محمدؐ ہو گیا ویران ہے	13
16	مظلومِ کربلا کی عزادارِ آگئی	14
18	آجا علیؑ اصغرؑ تمہیں سینے سے لگا لوں	15
19	فرزِ فاطمہؑ کو امت نے کیوں ستایا	16
21	حسینؑ تجھ کو زمانہ بھلا نہیں سکتا	17
22	زینبؑ تیری چادر کے لٹ جانے کا لڑماں ہے	18
23	گزارِ پنجتن کا بس آخری یہ پھول ہے	19
25	طہیرؑ پے اتنے ظلم کئے اسلام کے دعویداروں نے	20
26	کس طرح تم کو سناؤں کربل کی داستاں	21
27	تیرے دم سے حسینؑ ابنِ علیؑ اسلام ہاتھی ہے	22

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

شاعرِ اہلیتؑ سید ضمیر الحسن تنویر

مصور ظہور کاظمی

کمپوزنگ سید نبیل حسن گیلانی (گیلانی پریس)

اشاعت اول

تاریخ طباعت اپریل 2000

تعداد ایک ہزار

ناشر طفیل آرٹ پرنٹرز

ہدیہ بلا معاوضہ

تعاون خصوصی..... محترم فراست علی بٹ

رابطہ

امام بارگاہِ باقر علی بٹ (مرحوم) مغل حویلی

اندرون موچی گیٹ، لاہور

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	نوحہ جات پنجابی / سرانیکی	
56	نانا زل گئی تیڈی آل	1
57	وچہ جنگل کرب بلا دے برباد تھیاز ہر آواچن	2
58	ہائے زینب درد ستائی	3
59	اسلام دی ہو تکمیل گئی جدوں زینب وچہ بازار گئی	4
60	گھل عالم اتے احسان کیتا ہے چن زہرا	5
61	زہر آجائی رات ڈاہویں دی مشکل نال نبھائی ہے	6
62	دیگر ویلے وطنوں ٹریا پاک بتول دا جانی ہے	7
64	پُھل قاسم دے سحناں والے کیوں دسدے کملائے نے	8
65	پردیس وچہ تیڈی بھن ہے گئی زل ہائے زہر آواچا	9
66	لاش تیڈی ہے ڈھپتے ویرن بھن دی شام تیاری ہے	10
67	روزہ رت سجاد وطن ہے شام والے بازار نہیں	11
68	جگ توں وکھری موسے کاظم ظلم دی قید نبھائی ہے	12
69	گل دیرتے خنجر چلدا کیوں زینب ڈھدھی رہی ہوسن	13
70	کیوں ریگڑ ویلے وطن کنوں ٹری آل عبا زب خیر کرے	14
71	ما تم ہے مسلمانوں زہر آدے لئے گھر دا	15
72	بن قیدی ویر دی لاش اتے کھڑی مقتل وچہ حیران زینب	16
73	کر بل دی گرم زمین اتے بن کفن دے چھوڑ بھر گئی اے	17
74	خیر تیری مظلومی تے پئی روسیں دنیا ساری اے	18
75	مدینہ چھوڑ کر بل وچہ نی خیر آیا ہے	19
76	یثرب دی شہزادیاں دا کیتا شامیاں استقبال	20

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
28	پرچم عباس پے لکھی ہے غم کی داستاں	23
29	دن عاشور کا گزرا کیسے یہ مظلوم شیر سے پوچھو	24
30	غمگین دو جہاں کر بل کی داستاں سے	25
31	کیوں اجر رسالت کا فرمان بھلایا ہے	26
33	گردین میں قربانی اے شیر نہ ہوتی	27
34	آبِ خنجر سے ہوا تر ہے گلا شیر کا	28
36	سجاد بتا پر دامیر اکون چائے	29
37	کر بل میں کیوں ہوئی ہیں جفائیں جواب دو	30
39	کرچے شیر جب خنجر تلے سجدہ ادا	31
41	لٹی ہے آل نبی دین کی بقاء کیلئے	32
42	ہائے رک نہ سکے گی دنیا سے شیر کی ماتم داری	33
43	فرزند محمد کو تیروں سے چھپایا ہے	34
44	اٹھا کلتوم زینب کے سروں سے باپ کا سایا	35
45	مولا علی پہ سجدے میں خنجر چلا دیا	36
46	مقتل میں ہے حسین کا لاشہ تڑپ رہا	37
48	اکیلی رہ گئی بھائی گئے بھگرو زینب	38
50	دم توڑ گیا اکبر شیر کی بانہوں میں	39
51	خنجر تلے زینب نے بھائی کا گلا دیکھا	40
52	جہاں میں آئے تھے غازی تو بس وفا کیلئے	41
53	مسلم کے قیاموں پہ حادث نے ستم ڈھایا	42
54	دیا ہے درسِ جرأت دختر کر لہ زینب	43

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
21	لتھا زین توں چن نبی ہاشم دا غازی سلطان و قادی	77
22	بے کفن شہید دی میت اُتے پئی زینب کردی وین	78
23	زہرا دیاں جاسیاں دین زن پیا جگ توں فردا حسن بھرا	80
24	میڈا آگیا وقت آخر بھین تیں زل و بختاں	81
25	مظلوم ہے جنازہ سبط نبی حسن دا	82
26	اسلام دے دعوے دارو ماتم آج حیدر دا	83
27	میں غیرت پختن دی ہاں میرے برتے ردا کوئی نہیں	84
28	صفرا رہی نکدی راہنواں اکبر نہیں آیا	85
29	کر بل وچہ دھی زہرا دی اجڑ گئی لوگو	86
30	زہرا نوں ظالم امت نے کیوں بعد رسول ستایا ہے	88
31	یا اللہ زینب دے وانگوں اجڑے نہ کوئی ہمیشہ	90
32	سمجھ کے حادث نے بے وارث مسلم دے شہزادے	91
33	قرآن نوں قاریاں قتل کیتا کر قید لیا تفسیراں نوں	92
34	مظلوم حسین دا غم کرنا سانوں زینب آپ سکھا گئی اے	93
35	آیا ہے عزادار و محرم دامینہ	94
36	ضمیر والے ماتم زینب دی امانت ہے	95
37	لوگو اے جنازہ ہے داماد پیغمبر دا	96
38	ہائے زل کے جنگلاں وچہ سید اسلام تے کرا احسان گئے	97
39	ضمیر دی مقتل وچہ کھڑی رندی زہرا جانی	98
40	چن زہرا دے چھوڑ دینہ کر بل آن و سایا ہے	99
41	اٹھ جاگ علی اصغر دین تینوں لوریاں بھین سناوے	101
42	زب خیر کرے دھی زہرا دی پئی خسیوں باہر آندی اے	102

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
43	ہر کلمہ گو توں پھدا اتویراے سوال اے	103
44	اصغر دے نازک گل دیوچہ جدوں لگ لڑ مل دا تیر گیا	104
45	کالا علم گواہ ہے غازی تیری وفا دا	105
46	زینب وطن توں لڑ پئی عباس دے سارے	107
47	حسن تے زینب دے بر توں گیا اٹھ بابے دا سایا ہے	108
48	اسلام دا محسن قتل ہو یا سر تاج رسول دی دھی دا	109
49	بابے دے پاک جنازے تے آئی پختن دی غمخوار اے	110
50	شاہ نجف دے سرتے خنجر شقی چلایا	111
51	اسلام دے محسن دا آج یوم شہادت ہے	112
52	کاظم امام نوں ملی کس مجرم دی سزا	113
53	زہرا دے چن دی لوگو درداں بھری کہانی	114
54	سبط نبی دی لوگوں ہور کوئی خطا نہیں	115
55	لڑ پئی اے شام زینب سجاد دے سارے	116
56	مظلوم دا اے ماتم کائنات دیوچہ جاری	118
57	زہرا دے اجڑے گلشن دا جس زل دیوچہ ارمان نہیں	119
58	سجاد دی زندگی مک گئی ہے ہر دکھ گیا ہے صبر دے نال نبھا	120
59	ضمیر تے زینب اسلام تے احسان	122
60	کر بل دی سر زمیں تے کٹ گئی بتول زاوی	123
61	زہرا دیاں دھیاں دا غمخوار ربیا کوئی نہیں	124
62	احسان گل جہاں تے مظلوم کر بلا دا	125
63	ضمیر آکھے پڑھ بسم اللہ دے فجر دی توں آذان اکبر	126
64	ماتم بھرا کر دی گئی شام زہرا جانی	127



شاعر اہلیت
سید ضمیر الحسن تنویر

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
129	زینب عجا لیا ہے اسلام و نظام	65
131	غازی دی بھین زینب محتاج ہے روادی	66
133	لٹ گیا دشت وچہ گلشن پنجتن	67
135	پتراں دی موت دا غم کدے بھلدیاں نہیں مانواں	68
137	میرا "میر ویرن" غربت دی دے صدا نہیں	69
139	سجاد دی زندگی دی نگہبان ہے زینب	70
141	جگ تے مثال بن گئی عباس دی وفا	71
142	گیاماریا چن زہرا دا زینب رُل گئی اے	72
143	مسلم دے لال کیتے تقدیر نے جدا	73
144	مجبوری کوئی بن گئی اے ٹری دیگر ویلے آل عبا	74

تعارف

سید ضمیر الحسن تنویر کے والد گرامی مولوی سید کاظم حسین شاہ ہیں، اُنکے دادا مولوی سید شیر علی شاہ ذاکر اہلبیت تھے، جن کی تمام زندگی مدحت محمد و آل محمد میں گزری، اس طرح ذکر اہلبیت سید ضمیر الحسن کو ورثہ میں ملا۔ ان کے آباء و اجداد کا سلسلہ نسب جناب امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند امام زادہ حضرت موسیٰ امیر قمع سے ملتا ہے۔ یہ خاندان ایران سے ہجرت کر کے مغربی پنجاب کے ایک شہر خوشاب میں مقیم ہوا۔ یہ سادات تقویٰ رضوی کہلاتے ہیں۔ دورانِ تعلیم سید ضمیر الحسن کو اپنے نانا سید صفدر علی شاہ خائف مرحوم کی سرپرستی نصیب ہوئی جو کہ مُدس، رباعی، نوحہ کے مستند شاعر تھے۔ اُنکی صحبت اور ماحول کے اثر سے تنویر صاحب نے سال 1958 میں شاعری کا آغاز کیا اور اپنے ماموں سید محمد ظفر عباس، ملک محمد عزیز وغیرہ کے ہمراہ نوحہ خواں پارٹی تشکیل دے کر نوحہ خوانی شروع کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد محکمہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی جوہر آباد میں ملازمت اختیار کر لی۔ دورانِ ملازمت اُنہیں بزرگ شعراء جناب راجہ عبدالغفور جوہر نظامی اور سید قیصر عباس بارہوی مرحوم سے استفادہ کا موقع ملا۔ جن سے وقتاً فوقتاً مشورہ لیتے رہے۔ سال 1971 میں محکمہ تھل ختم ہونے پر تنویر



سید صفر علی شاہ حائف

صاحب کی تعیناتی بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ہوئی۔ چونکہ اُنکی شادی 1964 میں بخاری خاندان جو کہ کوچہ ماشکیاں اندرون موچیدروازہ میں سلونٹ پذیر ہیں ہو چکی تھی اس لئے وہ معہ اہل و عیال لاہور منتقل ہو گئے۔ جب تصدق خاں صاحب نے مصری شاہ میں الگ ماتمی سنگت کی بنیاد رکھی تو تنویر صاحب نے چوہدری محمد سلیم ساقی، پیارے خان وغیرہ کے ساتھ مل کر اس سنگت میں تقریباً 2 سال تک نوحہ خوانی کی اس طرح لاہور کے جلوس ہائے ماتم میں وہ متعارف ہوئے۔ اُن کا لکھا ہوا پنجابی نوحہ :-

میں غیرت پنجتن دی ہاں میرے سرتے ردا کوئی نہیں
رہیا غمخوار دُنیا تے میرا عابد سوا کوئی نہیں
بے حد مقبول ہوا۔ اسی دوران العباس نوحہ خواں پارٹی کٹری باوا چونا منڈی والوں نے تنویر صاحب سے ایک نوحہ بسلسلہ شہادت جناب علی علیہ السلام لکھوایا۔ جسکی طرز مشہور موسیقار غلام قادر شنگن نے ترتیب دی جسکا مطلع یہ تھا:-

اسلام دا محسن قتل ہو یا سرتاج رسول دی دھی دا
زہر اُدے لال یتیم ہوئے گیا ماریا ویر نبی دا
یہ نوحہ بھی بہت مقبول ہوا اور اب تک ہر سال پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اردو نوحہ - احمد کے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا - اسلام کا دُنیا

میں کہیں نام نہ ہوتا تنویر صاحب نے تحریر کیا اور سوز موسیقار ذوالفقار علی نے ترتیب دیا اور العباس نوحہ خواں پارٹی نے پڑھا۔ یہ نوحہ شاعر اور نوحہ خواں پارٹی دونوں کی پہچان بن گیا۔ بعد ازاں متعدد نوحہ جات کے سوز جناب وزیر افضل موسیقار اور اُن کے فرزند اکبر عباس نے ترتیب دیئے اور تمام نوحے العباس نوحہ خواں پارٹی نے نہایت پر سوز انداز میں جلوس ہائے ماتم میں پڑھے اس کے علاوہ مرکزی ماتمی سنگت ڈھوک رتہ راولپنڈی اور سید مجاہد حسین نوحہ خواں پارٹی خوشاب میں بھی تنویر صاحب کے نوحے پڑھے جاتے ہیں۔ تنویر صاحب 1971 تا 1982 لاہور میں مقیم رہے۔ اس دوران ان کی نشست جناب ایوب علی خان مرحوم کے گھر رہی جہاں سید کلب عباس، راقم سید صفدر کاظمی، آغا سجاد، جعفری برادران، سید رضا کاظمی، پیارے خان شرکت کرتے جہاں ذکر محمد و آل محمد و سوز خوانی نوحہ خوانی کی محفل رات گئے تک جاری رہتی۔ تنویر صاحب صرف نوحہ لکھتے ہیں، تاہم اُن کی یہ انفرادیت ہے کہ اُنہوں نے اردو، پنجابی اور سرائیکی میں نوحے لکھے ہیں جو کہ یکساں طور پر مقبول ہوئے ہیں۔ شاہ صاحب کا تعلق چونکہ سرائیکی پٹی کے ماحقہ علاقے سے تھا، اور وہ دوران ملازمت بھکر، کلور کوٹ اور میانوالی میں مجموعی طور 7 سال تک تعینات رہے جس کی وجہ سے اُن کے کلام میں سرائیکی زبان کے الفاظ اور سرائیکی زبان میں

اہلیت محمد کے مصائب کا انداز نمایاں نظر آتا ہے۔ 1984 سے تنویر صاحب بسلسلہ شہادت جناب امام زین العابدین علیہ السلام 25 محرم الحرام ہر سال نیا نوحہ لکھتے ہیں جس کی طرز اکبر عباس مرتب کرتے ہیں اور العباس نوحہ خواں پارٹی چوک نواب صاحب اندرون موچیدروازہ میں پڑھتی ہے۔ ان مخصوص نوحہ جات کو انتہائی مقبولیت حاصل ہے۔ جملہ عزادار اور ماتمی حضرات اس کے منتظر رہتے ہیں۔ تنویر صاحب 1982 سے اپنے آبائی ضلع خوشاب منتقل ہو چکے ہیں اور آج کل جوہر آباد میں مقیم ہیں۔ جناب ایوب علی خان صاحب کی وفات کے بعد تنویر صاحب جب بھی لاہور آتے ہیں تو اُن کی نشست جناب فراست علی بٹ کے امام بارگاہ باقر علی بٹ مغل حویلی اندرون موچیدروازہ میں ہوتی ہے۔ جہاں دیگر احباب کے علاوہ جناب خواجہ بشارت حسین کربلائی بھی شرکت کرتے ہیں۔ اس کتاب کی طباعت کے لئے فراست علی بٹ صاحب کے تحرک پر راقم نے تنویر صاحب سے کلام حاصل کر کے ترتیب دیا ہے۔ جناب فراست بٹ صاحب کے خلوص اور لگن سے یہ سبب طاعت کی منزل تک پہنچی ہے۔ بٹ صاحب کی مساعی یقیناً احسان سے مترادف ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد اُن کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے اور ذکر محمد آل محمد کے فروغ میں اُن کی محنت، لگن، خلوص اور مالی اعانت بارگاہ

خداوندی میں قبول و منظور ہو۔ آمین۔

جہاں تک سید ضمیر الحسن تنویر کے کلام، معیار شاعری کا تعلق ہے قارئین کرام اس کا خود فیصلہ کریں۔ میں محض ایک بات کہوں گا کہ اُن کے تحریر کردہ نوے رقت آمیز ہوتے ہیں جو کہ عوام الناس اور حلقہ ہائے ماتم میں بہت مقبول ہیں اور یہ اُن پر شہیدانِ کربلا کی خصوصی عنایت ہے۔

آخر میں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ تنویر صاحب کو صحت و تندرستی دے اور وہ اسی طرح مدحتِ مظلوم کربلا کا فریضہ انجام دیتے رہیں اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ آمین ثم آمین

(شاعر البلیت)

سید صفدر علی کاظمی

اندرون موچیدروازہ لاہور

تاثر

کربلا کا ماننے والا کبھی بھی قلم کا محتاج نہیں رہا۔ واقع کربلا پہ بڑے بڑے جید لوگوں نے قلم کشائی کی ہے۔ واقع کربلا خدا کی وحدانیت کی سب سے بڑی شہادت نواسۂ رسولؐ کی شکل میں ہے لیکن اس خطے جسمیں ہم رہائش پذیر ہیں اس میں ہمیشہ مرثیہ گوئی کو بہت مقام حاصل رہا ہے۔ تقریباً ایک صدی کی دہائی ہمیں نوحہ خوانی کی طرف لے جا رہی ہے اور اس موجودہ دور میں سید ضمیر الحسن تنویر نے جو نوے لکھے ہیں۔ وہ ہمیں اُن کشمیری مصنفوں کی یاد دلا رہے ہیں۔ جن کے کلام گھر سے پڑھنے اور سننے والا اپنے آپ کو محسوس کرتا تھا کہ وہ اُس کو خود دیکھ رہا ہے۔ جس طرح میں نے محلہ شعیاں میں العباس نوحہ خواں پارٹی کھڑی باوا چونا منڈی سے 24 محرم الحرام کی شام یہ آواز سنی۔

مظلوم کربلا کی عزادار آگئی

زینبؓ برہنہ سر سر بازار آگئی

تو ایک بے خودی کا عالم چھا گیا جس میں مجھ سمیت بوڑھے اور جوان سب ماتم حسینؑ میں مصروف ہو گئے۔ وقت کا کوئی اندازہ نہ رہا۔ اذانِ صبح کے وقت جب ماتم اختتام پذیر ہوا تو اس نوے کے خالق کو ملنے کا اشتیاق ہوا۔ لہذا ملاقات کب ہوئی جب اسی شاعر کا لکھا ہوا نوحہ اُسی العباسؑ

نوحہ خواں پارٹی نے

دین کو زندہ جاوید بنانے کیلئے

تیرا ایثار شاہِ کربلا کافی ہے

پڑھا۔ جو اشتیاق اُس شاعر کو دیکھنے کا تھا۔ اس نوے کے ساتھ پورا ہوا۔ جب اس شاعر کو دیکھا، تعارف ہوا، باتیں ہوئیں باتوں باتوں میں پرانی شناسائی نکل آئی یہ شناسائی تو دنیادی تھی۔ لیکن ایک شناسائی محمد و آل محمد کے ماننے والوں میں بہت قدیم ہے۔ جس کو آپ ازل سے بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ شاعر شکل سے مکمل شاعر نظر آیا۔ اور گفتگو میں جو مٹھاس ان میں دیکھی وہی اُس کے کلام میں بھی نظر آتی ہے۔ تنویر شاہ نے بہت سے نوے لکھے اور اللہ تعالیٰ اُسے زندگی دے اور نوے لکھتا رہے۔ اُس کا یہ نوحہ

ہر کلمہ گو توں پچھدا تنویر اے سوال

بے جرم و بے خطا کیوں رُل گئی نبی دی آل

اس نوے میں یہ مصرع

بے شک خلیل رب دے منزل صبر دکھائی

اکھیاں تے پٹیاں بن کے لیکن چھری چلائی

اکھیاں نوں کھلیاں رکھ کے لاشہ پرتے آکے

سینے توں بر چھپی کڈھنی شیر دا کمال اے

حقیقت کے اس قدر قریب بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ واقعہ کربلا کی حقیقت ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ تنویر نے ہمیشہ اپنے کلام میں کبھی بھی واقعہ کربلا سے دور ہونے کی کوشش نہیں کی۔ یہی تنویر شاہ کی خصوصیت ہے۔ ان ہی دنوں میں جب تنویر شاہ کے لکھے ہوئے نوحوں کی گونج امام بارگاہوں سے نکل کر عزا داروں کے گلی کوچوں میں پہنچ رہی تھی تو مغل جوہلی میں واقع باقر علی بٹ مرحوم کے قدیمی مکان کو ان کے صاحب فراست بیٹے فراست علی بٹ نے امام بارگاہ کی صورت دے کر جدید طریقے سے تعمیر کروایا۔ فراست علی بٹ کے نانا ذاکر جان محمد جن کی وفات 1939 میں ہوئی جو اپنے وقت کے نامور کشمیری ذاکر تھے۔ جن کو گورنمنٹ کی طرف سے طوطی ہند کا خطاب ملا تھا۔ بٹ صاحب کی دادی اماں پارٹیشن کے بعد نواب مظفر علی خان فیملی کے ساتھ زیارات پر یہ کہہ کر گئیں کہ اب میں نے واپس نہیں آنا اور ایسا ہی ہوا اور سامرہ میں امام حسن عسکری کے حرم میں وفات پائی اور وہیں دفن ہیں۔ یہ بزرگوں کی دعائیں ہی تھیں کہ فراست علی بٹ نے اس امام بارگاہ کی تعمیر ایک عجب واقعہ سے شروع کی، ہوا یوں کہ ان کا یہ مکان خستہ حال ہو چکا تھا۔ انہی دنوں فراست علی بٹ عازم حج ہونا چاہتے تھے۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنی والدہ سے کیا اور اجازت طلب کی۔ والدہ نے یہ حکم صادر کیا جب تک تم اس قدیمی مکان کو جس میں ایک کمرہ میں نے شہزادہ علی

اصغر کے گوارہ کیلئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ تم اس سارے مکان کو بارگاہ شہزادہ علی اصغر کے نام سے تعمیر نہیں کروا لیتے تم نہیں جاسکتے۔ لہذا فراست علی بٹ نے دیگر تمام مصروفیات ترک کر کے امام بارگاہ تعمیر کروائی۔ امام بارگاہ باقر علی بٹ میں شاعر اہلبیت سید صفدر علی کاظمی مرحوم کی نشست شروع ہوئی اور تقریباً ہر رات ادبی محفل منعقد ہونے لگی۔ موضوع ہمیشہ واقع کربلا رہا۔ چونکہ صفدر علی کاظمی خود بھی ایک مکمل شاعر تھے جن کی کتاب ردائے نور کو فراست علی بٹ چھپوا کر منظر عام پر لائے۔ روزانہ کی محفل جس میں آغا ایوب علی خان مرحوم، سید صفدر علی شاہ کاظمی مرحوم، سید کلب عباس، آغا سجاد، راقم خواجہ بشارت حسین کربلائی، فراست علی بٹ، ملک عارف، رضا کاظمی برادران، جعفری برادران، پیارے خاں، تنظیم العباس چونا منڈی، نوحہ خواں شہزادہ اسلم پارٹی، لالہ بشیر صاحب، وقار علی، محمد علی بٹ، اکمل بٹ، دانش، اخضر جعفری، آفتاب حسن، عمران، سید صغیر زیدی، سید ارشد زیدی کی نشست شروع ہو گئی۔ جس میں ایک دوسرے سے مستفیض ہوتے۔ یہیں سید ضمیر الحسن تنویر بھی خوشاب سے آکر اپنے کلام کے ذریعے ہمیں روحانی تسکین دیتے رہتے ہیں۔ تنویر شاہ کیلئے میں یہ طاقت نہیں رکھتا کہ تعریفی کلمات لکھوں کیونکہ جن کیلئے وہ لکھ رہا ہے وہ جانیں اور تنویر شاہ جانے لیکن ہم نے بزرگوں سے اتنا ضرور سنا ہے کہ

کربلا والے کسی کا ادھار اپنے سر نہیں رکھتے اور تنویر شاہ سے درخواست کہ جب محشر کے دن.....؟

محشر کے روز آئیں گی جب نائب بتول
تنویر یہ کہیں گے خدا سے میرے رسول
زندہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسین کے
یا رب وہ میرے دین کی مددگار آئیں گی

تنویر تمہارا مقام بہت اونچا ہے ہماری بھی سفارش کر دینا۔

ناچیز

خواجہ بشارت حسین کربلائی
محلہ شیعہ موچی گیٹ لاہور

تعارف

مُحَبِّ اہلبیت اطہار فراست علی بٹ ابنِ باقر علی بٹ مرحوم



محترم فراست علی بٹ

لاہور میں 25 مئی کی مجلسِ عزاء اور جلوسِ ذوالجناح کے بانی جناب باقر علی بٹ مرحوم اور آپی عنایت بیگم مرحومہ کے چشم و چراغ فراست علی بٹ نہایت راسخ العقیدہ مومن ہیں۔ والدین کی اولادِ نرینہ میں یہ پوتے نمبر پر ہیں لیکن مذہبی تڑپ اور امام بارگاہ باقر علی بٹ کے متولی کی حیثیت سے اول نمبر ہیں۔ مجالس، نوحہ خوانی اور وارثانِ اہلِ اُتی علیہم السلام کے ایامِ ولادت اور شہادت کے سلسلے میں محافل کا انعقاد فرضِ اولین سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔ اطرافِ پاکستان سے مختلف نوحہ خوان انجمنوں کو دعوت دے کر بلانا اور ماتم برپا کرانا ان کی جبلت میں شامل ہے۔

ان کی والدہ مرحومہ آپی عنایت بیگم کشمیری زبان کے معروف ڈاکٹر جان محمد مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ موجودہ امام بارگاہ باقر علی بٹ ان کی قیام گاہ کم اور عزاء خانہ زیادہ تھی۔ خود کشمیری اور اردو زبان کی ڈاکٹرہ تھیں ہمہ وقت مرثیے پڑھتی رہتی تھیں۔

مجھے یاد ہے فراست علی بٹ نے جب والدہ سے زیاراتِ عالیہ کی اجازت چاہی تو انہوں نے امام بارگاہ کی تعمیر نو کی شرط عائد کر دی۔ سعادت مند بیٹے نے حسبِ منشاء والدہ نہ صرف اعلیٰ پیمانے پر امام بارگاہ تعمیر کرائی بلکہ طلائع و نقرائی ضریح مبارک بنوا کر گوارہء شہزادہ علی اصغرؑ، تابوتِ معصومہ سیدہ سکینہؑ اور تابوتِ بیمار کربلا امام علیؑ ابنِ الحسینؑ زین العابدینؑ کی تنصیب بھی کرائی جو ان کے اعلیٰ ذوق اور عمدہ عقیدہ پر دلالت کرتے ہیں۔

1997 اور 1998 میں پانچ پانچ مومنین و سادات کو رفقاء سفر بنا کر مکمل زیارات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

اس تذکرہ کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن کیا کیا جائے فراست علی بٹ پر مولائے کائنات علیہ السلام کا خاص کرم ہے۔ والی سہون حضرت شہباز قلندر علیہ الرحمۃ اور ایسے دیگر اولیاء کرام کی زیارات کے دوران بڑے بڑے اہل نظر فقراء سے ان کی ملاقات اور آئندہ حالات کے بارے میں آگہی عام باتیں ہیں۔ یہ حضرت سیف زبان بھی ہیں۔ اور ان کی کہی ہوئی باتیں بعض اوقات پتھر پر لکیر ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں ستا کر کوئی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ احباب انہیں مولا

کاملنگ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ستائے جانے کی بات یاد آگئی،
 1998 میں زیارات کے سلسلے میں جدہ اترے تو انتظامیہ نے جان بوجھ
 کر کہ یہ چھ کے چھ آدمی شیعہ ہیں نہایت بد تمیزی کا اظہار کیا، اور نفرت
 سے رافضی رافضی بدعتی بدعتی کہا۔ اس سلوک پر ملنگ باوا کا موڈ آف ہو
 گیا۔ تمام راستہ یہ اپنے آپ میں گڑھتے رہے، مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں بھی
 دل برداشتہ رہے۔ ایک شب ایک ڈیڑھ بجے کا عمل ہو گا کہ یہ عجیب سی
 کیفیت میں اٹھ کر کعبے چلے گئے اور رُکن یمانی جو مولائے کائنات امیر
 المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جائے ولادت کی طرف بین
 اشارہ کرتا ہے اُس کے سامنے بیٹھ کر عجیب سی باتیں کرنے لگے، کہنے
 لگے یا مولاء! یہاں مجھ ایسے آدمی کی دلچسپی اور لگاؤ کے لئے رُکن یمانی اور
 چشمہ زم زم کے سوا کچھ نہیں۔ جدہ سے یہاں تک حقارت کی نظروں
 سے دیکھا جا رہا ہوں۔ دوبارہ یہاں کیوں آؤنگا؟ آپ چپ ہیں؟ یہ کہہ کر
 تسبیح ہاتھ میں لی مختلف آیات قرآنی کے بعد یا علی یا علی کا ورد کرنے لگے یہ
 آنکھیں بند کئے وجد کے عالم میں تھے۔ آخر بے ہوش ہو گئے لیکن زبان بند
 نہیں ہوئی، وہ تمام شُرطے جو روزانہ نفرت سے دیکھتے تھے اب فکر مند ہو
 کر گھبرا کر انہیں دبانے لگے۔ تلوے ہاتھوں سے ملنے لگے۔ درجن

کے قریب یہ شُرطے ملنگ باوا کی خدمت پر کس نے لگائے؟ یہ سوچئے تو
 کس کی ایڈمنسٹریشن یہ کام کروا رہی تھی؟ نماز کے وقت تک وہ شُرطے
 ملنگ باوا کی خدمت پر مامور رہے۔ ہوش میں آکر ملنگ باوا نے کڑک کر
 کہا یا علی! پھر اُن شُرطوں سے کہا آب زم زم لاؤ، دو شُرطے زم زم لینے
 بھاگے۔ ملنگ باوا نے کہا سب جاؤ اور زم زم لاؤ دوسرے لمحے آٹھ دس
 گلاس پانی پہنچ گیا جو موصوف نے سار پی لیا پھر ایک ہی لمحے بعد آپ
 نے انہیں جھڑک کر ہا دفعہ ہو جاؤ، چلے جاؤ اور وہ یہ کہہ کر بھاگ
 کمرے ہوئے۔ ہذا جن۔ ہذا جن۔ اور اُن کے ساتھ بھاری مجمع جو ان
 کے ارد گرد کھڑا تھا وہ بھی بھاگ گیا۔ اور..... واقعی یہ ہم
 نے دیکھا ہے کہ جلال میں ملنگ باوا ہمیں بھی جن نظر آتے ہیں۔

(شاعر اہلیت) اثر نثرانی

مکان نمبر 15/3 گلی نمبر 62

سطامی روڈ، جناح کالونی،

نمون آباد، لاہور

نوحہ

جب ماہِ محرم آتا ہے
شیرِ تیرا غم دنیا میں ہر سال منایا جاتا ہے

خشک زباں اصغر نے نکالی
تیر کماں حُمل نے سنبھالی
ننھے مجاہدِ اصغرؒ کو یوں پانی پلایا جاتا ہے

لاش تیری پامال کرا دی
خمیہ نبیؐ کو آگ لگا دی
درد بھرا افسانہ تیرا ہر سال دہرایا جاتا ہے

شمر کینے دُر ہیں اُتارے
زخمی کئے میرے رُخسارے
لہو چاؤ بلبا مجھے اب قیدی بنایا جاتا ہے

یہ شمس کرے جن کا پردا
وہ بلوے عام میں ہیں بے ردا
تطہیر کے پرداداروں کو بازار پھرایا جاتا ہے

نوحہ

کربل میں کیوں باغ نبیؐ کا اُمت نے ویران کیا
دین نبیؐ کی خاطر شاہ نے سر اپنا قربان کیا

بعد شہادت شاہ زیجاہ اُمت نے خوب جفا کی
چھین لیں چادریں حرموں کی خیموں کو آگ لگا دی
تظہیر کی مالک زینبؓ کو بلوے میں سر عریاں کیا
جس دم قافلہ آل نبیؐ کا شام شر میں آیا
عید منائی شامیوں نے پینہ پتھروں کا برسایا
کلمہ پڑھنے والوں نے زخمی ناطق قرآن کیا

چھ ماہ کالال اصغرؑ دے کر اکبرؑ سالخت جگر دے کر
عباسؑ کے بازو قاسم کے سرے اور اپنا سر دے کر
ہائے خون سے کلمہ حق لکھ کر اسلام پہ ہے احسان کیا
ستر قدم پہ زینبؓ تھی جب شمر نے خنجر چلایا
قرآن کا واسطہ دیتی رہی بے رحم کو ترس نہ آیا
شہید کے آخری سجدہ نے کل عالم کو حیران کیا

لاش تیری بے گور و کفن یوں بن میں چھوڑ نہ جاتی
وطن مدینہ ہوتا بھائی مانگ کے کفن پہناتی
اسلام کے دعویداروں نے ہائے سر میرا عریان کیا

تم کہتے ہو ماتم بدعت ہے ہم کہتے ہیں عین عبادت ہے
انسان کی اصلی فطرت ہے یہ رونا عین سعادت ہے
تو یہ شہیدؓ نے وحدت کا ہے زیر خنجر اعلان کیا

نوحہ

اسلام بچایا سر دے کے پیر شہیدؓ
زینبؓ کی چادر نے اسلام کی بدلی ہے تقدیر

سادات کو دین کی خدمت کا اُمت نے بدلہ خوب دیا
خیمے جلا کے راہ کئے گھر بار بھی سارا لوٹ لیا
طوق پہنائے عابد کو اور زینبؓ کو زنجیر
اسلام بچایا سر دے کے پیر شہیدؓ

کافی ہے قرآن اکیلا ثانی نے فرمایا
قرآن سنا کے نیزے پر شہیدؓ نے یہ سمجھایا
میں ناطق قرآن ہوں جس کی زینبؓ ہے تفسیر
اسلام بچایا سر دے کے پیر شہیدؓ

دربار یزید میں بیویوں نے بالوں سے منہ کو چھپایا
دیکھ گھلا سر زینبؓ کا سجادؑ نے رُو فرمایا
اے کلمہ گو کچھ شرم کرو ہے زہراؑ کی تصویر
اسلام بچایا سر دے کے پیر شہیدؓ

اسلام کی خاطر سرنگے بازار میں خطبے سنا گئی
 شام کی راہ پہ مر کے زینبؓ دنیا کو دی بھلا گئی
 خون حسینؓ کا چھپ جاتا گر ہوتی نہ ہم شیر
 اسلام چایا سر دے کے پیر شیرؓ

بیٹھ کے تیرے منبر پہ تحریر تیری ٹھکرا دی
 محسن پاک شہید کیا خیموں کو آگ لگا دی
 حسنؓ کی میت پر امت نے برسائے ہیں تیر
 اسلام چایا سر دے کے پیر شیرؓ

تویر شیرؓ نے دین کی خاطر یہ نسخہ تجویز کیا
 عباسؓ کے بازو اپنا گلا اکبرؓ کا جگر زینبؓ کی ردا
 شیرؓ کی عظمت کا شاہد اصغرؓ کے گلے کا تیر
 اسلام چایا سر دے کے پیر شیرؓ

نوحہ

ہائے مٹ جاتا اسلام اگر شیرؓ نہ سر دیتے
 کلمے کا نہ رہتا نام اگر شیرؓ نہ سر دیتے

الن علیؓ نے دشتِ بلا میں گھر اپنا لٹوایا
 یہ دین ہوتا ناکام اگر شیرؓ نہ سر دیتے
 احسان ہے سبطِ پیمر کا طوفان سے دین چایا
 پھر کیا ہوتا انجام اگر شیرؓ نہ سر دیتے

نہ مسجد نہ منبر ہوتا گو نجی نہ آذانیں
 نہ ہوتا درودِ سلام اگر شیرؓ نہ سر دیتے
 نہ حافظ نہ قاری ہوتے نہ ملتی تفسیریں
 نہ ہوتا پاک کلام اگر شیرؓ نہ سر دیتے

چادر زینبؓ کی دے کے عظمتِ اسلام بچائی
 نہ ہوتا حلال و حرام اگر شیرؓ نہ سر دیتے
 پہچان نبیؐ کی نہ ہوتی تنویرِ حدیث نہ ملتی
 نہ لیتے نبیؐ کا نام اگر شیرؓ نہ سر دیتے

نوحہ

دیکھ لو اے کوفیو میں زینبؑ دلگیر ہوں
بے ردا تو ہوں مگر میں صاحبِ تطہیر ہوں

جس نے دینِ حق کی خاطر اپنا سارا گھر دیا
خون سے اپنے کر کے وضو آخری سجدہ کیا
میں اُسی مظلوم کربل کی دُکھی ہمیشہ ہوں

اے مسلمانوں تمہاری کھو گئی غیرت کہاں
آلِ احمد کا تماشہ دیکھنے آئے یہاں
مصحفِ ناطق سناں پر جس کی میں تفسیر ہوں

لے چلو میداں میں مجھکو آئی اصغرؑ کی صدا
میرے خون کی ہے پیاسی گر زمینِ کربلا
تیرے کھالوں کا گلے پر گرچہ میں بے شیر ہوں

کیا ہوا فوجِ حسینی ہو گئی دیں پہ فدا
ایک انگلی کے اشارے سے کروں سب کچھ فنا
جائے مٹ قصرِ اُمیہ بنتِ خیبر گیر ہوں

دیکھ کر غازی کا سر تنویرِ زینبؑ نے کہا
تو میرے پردے کا ضامن تھا اے غازی بادِ وفا
آج ہے بازارِ کوفہ اور میں تشہیر ہوں

نوحہ

دین کو زندہ جاوید بنانے کے لئے
تیرا ایثار شاہِ کربؑ بلا کافی ہے

حُریہ کہتا تھا سنو غور سے اے شمر شقی
کیا ہوا اگر نہ مجھے دولت و جاگیر ملی
بال کھولے گی میری لاش پہ جب بنتِ علیؑ
میں گنہگار ہوں زہراؑ کی دعا کافی ہے

دیکھ کر فوجِ ہتمگر کو یہ زینبؑ نے کہا
بھائی تو بھی تو کوئی اپنا مددگار بلا
مجھے کچھ غم نہیں اس بات کا سید نے کہا
میری امداد کو غازی کی وفا کافی ہے

بازو عباسؑ کے قاسمؑ علی اکبرؑ دوں گا
سر کٹا سجدے میں اپنا میں لٹا گھر دوں گا
دینِ اسلام کی عظمت کو بچانے کے لئے
خونِ اصغرؑ اور زینبؑ کی ردا کافی ہے

سوچا امت نے تھا احمد کی نشانی نہ رہے
زندہ مظلوم رہے ظلم کے بانی نہ رہے
ہیں کہاں آج کوئی فاتحہ دیتا ہی نہیں
دشمنِ دین پہ لعنت کی سزا کافی ہے

یہی تنویر کی ہے تجھ سے دعا شاہِ زمن
وہ زمیں دیکھوں جہاں لٹ گیا زہرا کا چمن
لاش تیری رہی جس خاک پہ بے گور و کفن
میری بخشش کو وہی خاکِ شفا کافی ہے

نوحہ

اے چاندِ محرم تو ہی بتا خاتون کا چاند کہاں ہے
آباد ہے ساری دُنیا زہرا کا چمن ویراں ہے
اے زاہدِ آکے دیکھ ذرا شبیرؔ ہے عابدِ لاٹانی
زخموں سے بدن ہے چور مگر سجدے میں جھکائی پیشانی
جاری ہے زباں پہ ذکرِ خُدا گردن پہ خنجر رواں ہے
تو پر جبرائیل کی زینت تھا شبیرؔ تیرا کیا حال ہوا
رہی دیکھتی میں درخیمہ سے جب لاشہ تیرا پامال ہوا
بے گور و کفن ہو بھائی میرے زینبؔ کو یہی ارماں ہے
کلمہ تم پڑھتے ہو جس کا میں اُس سردار کی بیٹی ہوں
میں وارثِ چادرِ زہرا ہوں حیدرِ کراڑ کی بیٹی ہوں
دیکھو نہ تماشا شرم کرو اب زینبؔ سرِ عزایاں ہے
کہتی تھی سیکینہ عابد کو میں کس کو حال بتاؤنگی
کوئی بھی نہ ہو گا پاس میرے اس قید میں ہی مر جاؤنگی
چھوڑو نہ اکیلا بھائی مجھے تاریک بہت زنداں ہے
تنویر لے جا کر اصغرؔ کو میدان میں یہ سید نے کہا
پانی تو پلا دو اصغرؔ کو معصوم تو ہے بے جرمِ خطا
تم بھی ہو مسلماناں رحم کرو اصغرؔ کی خشک زباں ہے

نوحہ

تاہوت یہ حسن کے یہ تیر کیسے بر سے
چادر اتر گئی ہے بنت علی کے سر سے
کچھ نہ علاج کرنا میرا حسین بھائی
سہہ جاؤ تم صبر سے مظلوم کی جدائی
ٹکڑے جگر ہوا ہے اب زہر کے اثر سے
سُن بات لو حسن کی اس وقت آخری میں
کھولو نہ بال زینب بھائی کی زندگی میں
زہر آ کی جانشین ہو تم کام لو صبر سے
روضہ نبی سے واپس کیوں آگیا جنازہ
پہلو میں مصطفیٰ کے نہ ہوا دفن نواسہ
صدمہ ہے کتنا پوچھو شیر کے جگر سے
ہے ابتداء ستم کی زہر آ کی تم ہو نائب
رُوئے گی دنیا ساری سُن کر تیرے مصائب
گھبرانہ جانا زینب تم شام کے سفر سے
قاسم کو لاؤ فرواجی بھر کے دیکھ لوں میں
رونے نہ دینا اس کو مر جاؤں یا جیوں میں
سینے پہ تم سہلا دو کر پیار لوں پسر سے
کانپی زمین یثرب لرزہ تھا آسمان میں
تنویر تھی قیامت برپا ہوئی جہاں میں
زینب لپٹ کے روئی نانا کی جب قبر سے

نوحہ

اند لے نواسے کا جو پیغام نہ ہوتا
اسلام کا دنیا میں کہیں نام نہ ہوتا
قربانی شیر پہ ملتی نہ گواہی
مقتل میں جو اصغر کا لہو عام نہ ہوتا
امت جو محمد کے گھرانے سے نہ پھرتی
اسلام کی تاریخ پہ الزام نہ ہوتا
شیر اگر نیزے پہ قرآن نہ پڑھتے
کونین میں اللہ کا پیغام نہ ہوتا
زینب تیرے خطبوں نے ہلائے ہیں کلجے
تو قید نہ ہوتی تو کوئی کام نہ ہوتا
سر پیٹ کے بازاروں میں روتے نہ عزادار
زینب کا کھلا سر جو سر عام نہ ہوتا
پہچان رسالت کی اگر کرتے مسلمان
ہڈیاں کا محمد پہ یہ الزام نہ ہوتا
چلتی نہ سقیفہ سے جفاؤں کی ہوائیں
زینب کے نصیبوں میں سفر شام نہ ہوتا
تنویر اگر بنت علی شام نہ جاتی
مظاہم کا یوں ذکر کبھی عام نہ ہوتا

نوحہ

اولادِ مصطفیٰ پہ قیامت گزر گئی
زینب کے سر سے چادرِ زہرا اتر گئی

اصغر تیرے جہاد کا ملتا نہیں جواب
تیرے لہو سے دین کی قسمت سنور گئی

تیرے گلے پہ دیکھ کے خنجر کی دھار کو
کیوں ساتھ تیرے بھائی نہ ہمیشہ مر گئی

ظالم بڑھے جو خیمے جلانے کے واسطے
شمر لعین کو دیکھ کے معصوم ڈر گئی

امت سے مانگتے ہو کیوں امداد اے حسینؑ
غازی نہیں تو کیا تیری ہمیشہ مر گئی

سورج نے جس کے شرم سے منہ کو چھپا لیا
دربار میں یزید کے وہ ننگے سر گئی

تنویر حشر تک نہ اٹھے گی یزیدیت
زینب بازارِ شام سے کچھ یوں گزر گئی

نوحہ

شہید لربلا پر درد یہ تیرا فسانہ ہے
ایا برباد امت نے محمدؐ کا گھرانہ ہے

کہا عباسؑ نے مولا یہاں خیمے نہ لگوائیں
نبیؐ کی بیٹیاں ہیں ساتھ یہ جنگل ویرانہ ہے

مٹانا چاہتے تھے وہ فقط دینِ محمدؐ کو
بنایا اس لئے ظالم نے بیعت کا بہانہ ہے

شمر نے دُر اُتارے اور طمانچے بھی مجھے مارے
نہیں ہمدرد کوئی آج دشمن کل زمانہ ہے

نہ گھبرانا میری گردن پہ جب خنجر چلے زینب
میرا ہے کام کربل تک تمہیں تو شام تک جانا ہے

سند کے ٹکڑے کر ڈالے گواہ میرے بھی جھٹلائے
کیا قبضہ فدک پر ظالموں نے غاصبانہ ہے

سپاہی آخری تنویر جب شیر لے آئے
بنایا سندل حُرمل نے تیروں کا نشانہ ہے

ٹٹا ہے کربل کی سرزمین پر جو آل احمد کا کارواں ہے
 فلک کے دامن میں جو ہے سرخی وہ خونِ شیر کا نشان ہے
 مجھے تو بے شک نہ دیتا پانی تم اپنے ہاتھوں سے خود پلا دو
 قصور کوئی نہیں ہے اس کا صغیر اصغر تو بے زباں ہے
 ڈھلی تھی سر سے رد امیری جب تو شمس نے بھی کیا تھا پردا
 میں آج بلوے میں ہوں کھلے سرو ہی زمیں اور آسمان ہے
 شہید کربل کا غم وہ غم ہے جو تا قیامت رہے گا تازہ
 قسم خدا کی عجیب کتنی غریب سید کی داستاں ہے
 سقینے والو بتاؤ کیوں نہ دیا جنازہ نبی کو کا ندھا
 اٹھانے والے ہیں ہاشمی چند جنازہ سرکارِ دو جہاں ہے
 پسر کے لاشہ پہ آ کے تنویرِ رو کے شیر کہہ رہے تھے
 میری نگاہوں کے نور اکبر مجھے تو آواز دے کہاں ہے

گلشنِ آل محمد ہو گیا ویران ہے
 عالمِ اسلام پہ شیر کا احسان ہے
 ٹکڑے ٹکڑے دیکھ کر مظلوم بھائی کا بدن
 لاشہ شیر پہ زینب کھڑی حیران ہے
 دیکھ کر خنجر چلاؤ اے مسلمانوں ذرا
 ہے جگر گوشہ نبی کا فاطمہ کی جان ہے
 رو نہیں سکتی تمہیں بھائی بہت مجبور ہوں
 بے کفن لاشہ تمہارا بس یہی ارمان ہے
 کون ہے کس کو سناؤں اپنے غم کی داستاں
 ہیں تماشاخی مسلمان میرا سر عریاں ہے
 کر گئے تنویر شاہ نوکِ سناں پہ فیصلہ
 ہو نہیں سکتا جدایہ آل اور قرآن ہے

نوحہ

مظلومِ کربلا کی عزادار آگئی
زینب برہنہ سر سر بازار آگئی

جس کے حیا سے شمس نے منہ کو چھپالیا
امتِ شقی نے قیدی اُسی کو بنا لیا
کربِ بلا کے دشت سے بازارِ شام میں
چادر لٹا کے قافلہ سالار آگئی

زینب نے زندگی میں نہ دیکھی کوئی خوشی
روتی ہوئی وہ شام کی راہوں پہ مر گئی
تنہا لحد میں بھائی کو رونے کے واسطے
سرکارِ پنچتن کی وہ غمخوار آگئی

آیا سوال جب کبھی دیں کے اصول کا
آیا ہے کام خونِ علی و بیٹوں کا
سنتِ ادا بیٹوں کی کرنے کے واسطے
شبیر کی بہن بھرے دربار میں آگئی

تلوار کے بغیر لڑوئی میں ایسی جنگ
خطبے پڑھوں گی ایسے کہ دشمن بھی ہوں گے دنگ
دیکھو حسین تم بھی ہمارے جہاد کو
زینب ہے آج بن کے علمدار آگئی

محشر کے روز آئے گی جب نائبِ بیٹوں
تو یہ کہیں گے خدا سے میرے رسول
زندہ رکھے ہیں جس نے ارادے حسین کے
یا رب وہ میرے دیں کی مددگار آگئی

نوحہ

آجا علی اصغرؑ تمہیں سینے سے لگا لوں
کیوں روٹھ گئے لوریاں دے دے منالوں

اے چاند میرے مرنے کو جاتے ہو خُدا حافظ
ٹھہرو ذرا بھری ہوئی زلفوں کو سجالوں
بے تاب ہو جھولے میں ہے شوقِ شہادت
رُک جاؤ میں صغرا کو مدینے سے بلا لوں
تو بول نہیں سکتا یہ کہتی ہے سکینہؑ
بھائی میں تمہیں مانگنا پانی تو سکھا دوں
کم سن ہوں مگر ظالموں سے مانگ کے پانی
اس قوم کا سویا ہوا احساس جگا دوں

ہاتھوں پہ تڑپتے ہوئے اصغرؑ سے کہا بیٹا
مر جائے نہ ماں تیری اگر تیر دیکھا دوں
شیرؑ نے سوچا تھا پامالی سے بچ جائے
چھوٹی سے قبر کھود کے اصغرؑ کو چھپا دوں
مارا گیا دریا کے کنارے میرا اصغرؑ
دل چاہتا ہے اس پانی کو میں آگ لگا دوں
تویر یہ حُرمل نے کہا حُکم مجھے دو
اک تیر سے معصوم کی میں پیاس بچھا دوں

نوحہ

فرزندِ فاطمہؑ کو اُمت نے کیوں ستایا
مجبور ہو کے سیدِ بنِ کربلا میں آیا

قاسمؑ سے کہہ رہی تھی مادرِ بوقتِ رخصت
میدان میں رکھنا بیٹا تم بیوہ ماں کی عزت
دیکھے زمانہ تجھ کو بیٹا حسنؑ کا آیا
گھوڑے سے گر گیا ہے کس کے جگر کا ٹکڑا
سرے بھر گئے ہیں کس کا سہاگ اُجڑا
میدان سے لاش چُن کر کس کی حسینؑ لایا

سجدہ کیا جو تو نے زخموں بھری جبیں سے
ڈوہنی ہوئی لہو میں جلتی ہوئی زمیں پہ
سر رکھ دیا تھا تو نے قاتل نے پھر اٹھایا

خونِ حسینؑ منہ پہ بالوں میں خاکِ کربلا
لے جا رہے ہیں مجھ کو بھائی تمہارے قاتل
چادر لٹی ہے میری بالوں سے منہ چھپایا

کل شام میں نہ آئی نیسے جلے ہمارے
زخمی ہوئی سکینہ ظالم نے دُر اتارے
مشکل سے میں نے تیرے سجاؤ کو بچایا

تویر دل ہے جلتا یاد آئے جب وہ منظر
بازارِ شام میں جب زینب گئی گھلے سر
امت نے کی چراغاں بازار کو سجایا

نوحہ

حسین تجھ کو زمانہ بھلا نہیں سکتا
تمہارے غم کو دلوں سے مٹا نہیں سکتا

یہ جانتا ہے زمانہ کہ میرا نانا رسول
رگوں میں خونِ علی اور میری ماں ہے بٹول
میں سر یزید کے آگے جھکا نہیں سکتا

کہاں ہو قاسم بیٹا ذرا ادھر آؤ
چچا عباس کو نہر فرات سے لاؤ
حسین لاشہ اکبر اٹھا نہیں سکتا

بقاء حسین کو دی آپ مر گئی زینب
بے گور لاش پہ وعدہ یہ کر گئی زینب
کوئی یزید تیرا خوں چھپا نہیں سکتا

کہا سجاؤ نے شاہِ نجف مدد کرنا
یہ حکم بابا کا ہے میں نے جنگ نہیں کرنا
خیام جلنے لگے ہیں بچھا نہیں سکتا

ستم کئے تیری امت نے دیکھئے نانا
یہ میری پشت پہ تحریر ہے سفر نامہ
جو زخمِ دل پہ لگے وہ دکھا نہیں سکتا

یہ شامیوں نے ہے تنویر کتنا ظلم کیا
جلائی چادرِ تطہیر کتنا جرم کیا
قرآن کوئی مسلمان جلا نہیں سکتا

نوحہ

زینبؓ تیری چادر کے لٹ جانے کا ارماں ہے
کوئین کی شہزادی کیوں سر تیرا عریاں ہے

دربار میں ظالم کے حق بات سنا آئی
اسلام کی کشتی کو طوفاں سے بچا لائی
زینبؓ تیری جرأت پہ تاریخ بھی حیراں ہے

سینے پہ سکینہؓ کو شبیرؓ سلاتے تھے
معصوم سکینہؓ کے سب ناز اٹھاتے تھے
اب خاک کا بستر ہے اور شام کا زنداں ہے

الزام محمدؐ پہ ہڈیاں کا لگاتا ہے
دُخترؓ پہ محمدؐ کی جو طاق گراتا ہے
انصاف کرو تم ہی وہ کیسا مسلمان ہے

مرنے کے لئے دیں پہ مقتل کو میں جاتا ہوں
زینبؓ تجھے اس گھر کا سردار بناتا ہوں
اب میرے یتیموں کی بس تو ہی نگہباں ہے

دیکھو اے جہاں والو تم شان امامت کی
شبیرؓ نے پائی ہے معراج عبادت کی
نیزے کی انی پر بھی جاری رہا قرآن ہے

ہم ظلم پہ ظالم کے خاموش رہیں کیونکر
مظلوم کے دشمن پہ لعنت نہ کریں کیونکر
بچوں کو ذبح کرنا جن لوگوں کا ایماں ہے

نوحہ

گلزارِ پنجتن کا بس آخری یہ پھول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؓ ہے

میری جان کے دشمن کیوں ہو میرا کوئی قصور نہیں
دینِ رسول اور پاک قرآن سے رہ سکتا میں دور نہیں
وقت کا امام ہوں نانا میرا رسولؐ ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؓ ہے

اُس فاسق کی بیعت کر لوں یہ مجھ کو منظور نہیں
موت کے ڈر سے جھک جاؤں گا میں اتنا مجبور نہیں
کاٹ لو میرا گلا مرنا مجھے قبول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؓ ہے

پاؤں پکڑ رُبابِ حسینؓ کی لاش پہ فریاد کرے
گود لٹی سر تاج ہے مارا کس کس کو اب یاد کرے
ہائے حسینؓ کے سوا یہ زندگی فضول ہے
ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتولؓ ہے

کہتی تھی دربار میں زینبؓ ختم ہوا اب کام ہمارا
لعنت بن جائے گا ظالم دونوں جہاں میں نام تمہارا
ظلم کو بقاء نہیں قدرت کا یہ اصول ہے

نوحہ

شیرِ پہ اتنے ظلم کئے اسلام کے دعویداروں نے
 مظلوم پہ آنسو بہائے ہیں سورج اور چاند ستاروں نے
 دربارِ خلافت سے زہر اُروتی ہوئی واپس آئی ہے
 دربارِ یزید میں زینب کو سر ننگے اُمت لائی ہے
 اولادِ رسول کو لوٹا ہے اس اُمت کے درباروں نے
 شیر کے غم کی اُلفت میں ہم نے ہیں اٹھائے لاکھ ستم
 گھر لٹتے رہے سر کٹتے رہے پر ہونہ سکے حُب دار ختم
 رسمِ حسینی زندہ رکھی شیر کے ماتم داروں نے
 سادات کی خاطر شامیوں نے سارے بازار سجائے ہیں
 آلِ نبی کو تحفے دینے کلمہ گو سب آئے ہیں
 پتھروں کی برسات لگی رنگ بدلے ہیں دیواروں نے
 خنجر کے تلے سجدہ کرنا یہ ہے معراجِ عبادت کی
 بے تاب ہے اصغر جھولے میں ہے کتنی شوقِ شہادت کی
 اسلام کا دامن دھو ڈالا اصغر کے خون کی دھاروں نے

ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتول ہے
 رحمِ خدا تھا آلِ نبی پہ سب مسلم صلوٰۃ پڑھو
 شامیوں نے اعلان کیا ہے پتھروں کی برسات کرو
 ظالموں سوچ لو یہ ثانیِ بتول ہے
 ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتول ہے
 تنویرِ حسین کے صبر نے ساری دنیا کو حیران کیا
 داغِ بہتر دل پہ سہم کے سر اپنا قربان کیا
 ہائے شہیدِ کربلا تُو صبر کا رسول ہے
 ہائے غریبِ کربلا۔ لختِ دلِ بتول ہے

نوحہ

کس طرح تم کو سناؤں کربلا کی داستاں
ظلم کی حد ہو گئی کر نہیں سکتا بیاں

آج اکبرؑ کی جوانی خاک میں مل جائے گی
پھر کبھی صورت محمدؐ کی نظر نہ آئے گی
دنیا والوں کو سنا دو آخری اکبرؑ اذال

اے حسینؑ ابن علیؑ تو صبر کا ہے تاجدار
سر پہ دستار رسالت ہاتھ میں ہے ذوالفقار
تیری غربت پہ نہ روئے کیوں زمین و آسماں

راستہ کربل سے لے کر شام تک دشوار ہے
قافلہ سالار عابد ناتواں بیمار ہے
ہاتھ رسیوں میں بندھے ہیں پاؤں میں ہیں بیڑیاں

کیا بتاؤں تم کو نانا جو ستم کرتے رہے
ہر قدم پر تازیانے سے رقم کرتے رہے
پُشت میری پہ لکھی ہے بے کسی کی داستاں

کرتے ہیں تنویر دعویٰ نصرتِ اسلام کا
بھول جاتے ہیں مسلمان کیوں وہ منظرِ شام کا
فاطمہ کی بیٹیاں ہیں سر برہنہ الاماں

نوحہ

تیرے دم سے حسینؑ ابن علیؑ اسلام باقی ہے
خدا کا دین زندہ ہے نبیؐ کا نام باقی ہے

کٹا دوسر خوشی سے راہِ حق میں اے مسلمانوں
زمانے کے لئے شبیرؑ کا پیغام باقی ہے

نہ غربت کی صدا دینا علیؑ اصغرؑ کی ماں بولی
ابھی تو گود میں میری یہ تشنہ کام باقی ہے

سوالِ آب پر شبیرؑ کو شامی یہ کہتے ہیں
شہادت کا تمہارے واسطے بس جام باقی ہے

رہے نہ ظلم کے بانی کہاں تختِ یزیدی ہے
تیرا ہی ذکر دو عالم میں صبحِ شام باقی ہے

نوحہ

پرچمِ عباس پہ لکھی ہے غم کی داستاں
حشر تک لہرائے گا بن کے وفا کا پاسباں

آپ کو زہراؑ نے مانگا تھا اسی دن کے لئے
چمین سے سویا نہ تھا تو عمر بھر جن کے لئے
کیوں تمہاری زندگی میں لٹ گیا وہ کارواں

شام کی فوجوں سے تم کو کیوں نہیں لڑنے دیا
کیوں لبِ دریا سے خیمے ہٹ گئے غازی بتا
تو ہی تھا مظلوم کا کربِ بلا میں رازداں

ماشکی بن کر گئے کچھ بھی نہ پانی لا سکے
ہاتھ کٹوائے لبِ دریا نہ پانی لا سکے
راہ تمہاری دیکھتا ہے اب بھی اصغرؑ بے زباں

نوحہ

ن عاشور کا گندرا کیسے یہ مظلوم شیرؑ سے پوچھو
کون ہے قاتل سبطِ نبیؑ کا یہ دکھیا ہمشیرؑ سے پوچھو
کربل کے مظلوم سکھا گئے مرنے کے انداز نرالے
دینِ اسلام کی خاطر مرنا تم اصغرؑ بے شیرؑ سے پوچھو
کس بوختر تھی اک دن زینبؑ بن کر قیدی آئے گی کوئی
من چادر دربار گئی کیوں خالق کی تقدیر سے پوچھو
جلتے خیمے بالِ پیاسے شمر کے ڈر سے کانپ رہے تھے
گذری کیسے شامِ غریباں یہ زینبؑ دلگیر سے پوچھو
وزنی طوق پہن کر کیسے کربل سے وہ شام گیا ہے
کتنے دکھ بیمار نے دیکھے عابد کی زنجیر سے پوچھو
خشک لبوں کو کھول کے اصغرؑ کیسے پانی مانگ رہا ہے
کیوں چپ ہو گیا ٹپ کے اصغرؑ یہ حُرمل کے تیر سے پوچھو
زینبؑ اور کلثومؑ کی عظمت دُنیا کو معلوم نہیں ہے
پاک رسولؐ خدا سے پوچھو یا آیتِ تطہیرؑ سے پوچھو
ہندگی کی معراج بنا تنویرؑ حسینؑ کا آخری سجدہ
ذکرِ خدا کیا آخری دم تک قاتل کی شمشیرؑ سے پوچھو

نوحہ

غمگین دو جہاں ہیں کربل کی داستاں سے
امت نے پھول توڑے زہرا کے گلستاں سے
چھیدا گلوئے اصغرؑ اور ساتھ ماں کا دل بھی
نکلا جو تیر حُرمل ظالم تیری کہاں سے
سوئے لبِ فرات پہ بازو کٹا کے غازیؑ
لے آئے پانی اصغرؑ تیری بہن کہاں سے
اب تک جہاں میں ہر سو لہرا رہا ہے پرچم
حسرت جھلک رہی ہے عباسؑ کے نشاں سے
شاید نبیؑ کا چہرہ پہچان لیں مسلمان
اکبرؑ نقابِ التُو شاہ نے کہا جواں سے
بر چھی نکالی شاہ نے جب سینہ پیر سے
ٹکڑے جگر کے دیکھے لپٹے ہوئے سناں سے
میرے دیکھتے تمہاری لاش پامال ہو گئی
میں کیا کہوں گا بیٹا قاسمؑ تمہاری ماں سے
غیرت کہاں ہے تیری آلِ نبیؑ کے دشمن
کلمہ اُسی نبیؑ کا پڑھتے ہو کس زباں سے
تویر جو گرے تھے معصوم راستے میں
پھر لوٹ کر نہ آئے پھڑپھڑے جو کارواں سے

نوحہ

کیوں اجرِ رسالت کا فرمان بھلایا ہے
اولادِ محمدؐ کا ہائے خون بہلایا ہے
جو آگ سقیفہ میں ظالم نے تھی سلگائی
بن شعلہ گئی جب وہ درِ فاطمہؑ پہ آئی
اُس آگ نے کربل میں خیموں کو جلایا ہے
خیموں سے اٹھے شعلے معصوم پریشاں ہیں
عباسؑ نہ قاسمؑ ہیں سادانیاں حیراں ہیں
یہمار کو مشکل سے زینبؑ نے بچایا ہے
خوش فوجِ ستنگر ہے بربادیِ عطرت پہ
سر ننگے رَسن بستہ شہزادیِ عصمت ہے
سجّادؑ کی گردن میں ہائے طوق پہنایا ہے
ہمشکل پیغمبرؐ کے سینہ میں سناں دیکھی
روتی ہوئی مقتل میں ہمشیر وہاں دیکھی
شیرؑ نے اکبرؑ کا جب لاشہ اٹھایا ہے

بکھرا ہوا مقتل میں قاسم کا بدن پایا ہے
دامن میں اٹھا لاشہ شبیرؑ نے فرمایا
بھائی کا کفن مجھکو پھر یاد دلایا ہے

تیری لاش پہ رونا تھا پابند رسن ہو کر
ارمان رہے دل میں لیلے نے کہا رو کر
اکبرؑ تجھے مادر نے دُلہا نہ بنایا ہے

کیا جرم ہے اصغرؑ کا معصوم ہے مہماں ہے
قرآن نہیں لوگو جُز ناطقِ قرآن ہے
تسکینِ امامت کو کیوں پیاسہ سلایا ہے

زخموں سے ہے تن چھلنی سرتاجِ امامت کا
دنیا سے انوکھا ہے اندازِ عبادت کا
سر رکھ دیا سجدہ میں قاتل نے اٹھایا ہے

تنویر کیوں امت نے زہراؑ کا چمن لوٹا
زینبؑ کی ردا لوٹی بھائی کا کفن لوٹا
سر سبطِ پیغمبرؐ کا نیزے پہ چڑھایا ہے

نوحہ

گر دین میں قربانی شبیرؑ نہ ہوتی
اسلام کی دنیا میں یہ توقیر نہ ہوتی

مرنے کی اجازت تجھے ماں دیتی نہ اکبرؑ
طوفاں میں اگر کشتی شبیرؑ نہ ہوتی

کربل میں اگر کٹتے نہ عباسؑ کے بازو
بے پردہ کبھی وارثِ تطہیر نہ ہوتی

مفہوم اگر اجرِ رسالت کا سمجھتے
سجّادؑ کے پاؤں میں یہ زنجیر نہ ہوتی

سجّادؑ کی آنکھوں سے کبھی خوں نہ برستا
بلوے میں اگر زینبؑ دلیگیر نہ ہوتی

شبیرؑ کا سر نیزہ پہ کرتا نہ تلاوت
قرآن تو ہوتا کوئی تفسیر نہ ہوتی

اصغرؑ کا لہو ہوتا نہ تنویر اگر شامل
کربل کی کہانی میں یہ تاثیر نہ ہوتی

نوحہ

آبِ خنجر سے ہوا ہے تر گلا شیر کا
وقت آیا زینب و کلثوم کی تشیر کا

رہتی ہے بے چین سی مر کے لحد میں بھی رباب
آج تک ہے زخم تازہ حرمہ کے تیر کا
مضطرب صُغْر آنے لکھے جانے کیا ارمان تھے
دیر سے لایا ہے قاصد خط تیری ہمیشہ کا

تیر آیا ہے سنبھل اصغر سے کہتے ہیں حسین
امتحان ہے آج میرے خون کی تاثیر کا
قید زینب کی لکھی ہوگی ازل کے روز جب
ہاتھ کانپا ہو گا اُس دم کاتبِ تقدیر کا

زیرِ خنجر نالہ زینب پہ آنکھیں کھول دیں
کس قدر ہے پاس شاہ کو پردہ ہمیشہ کا
بازو عباس جب تن سے جدا ہو کر گرے
پھر گیا آنکھوں میں چہرہ دخترِ شیر کا

تم تو یلغارِ بلا میں چھوڑو نہ غازی مجھے
کون ہو گا پھر محافظِ زینبِ دلگیر کا

خیمہ گاہ کے پردہ سے لپٹی کھڑی امِ رباب
کون دے اس کو پتہ کچھ اصغر بے شیر کا
امتحان کا اک نیا آغاز ہے بعدِ حسین
اے فلک کیا نقش ابھرا آیتِ تطہیر کا

سجدہ میں سر شاہ کا اور نرغہ تیغ و سناں
گندِ خنجر سے جدا سر کر دیا شیر کا
آخری رخصت کو سید سر جھکائے ہیں کھڑے
ہو گیا کھرام برپا ماتمِ شیر کا

لاشِ اکبر پہ تو روئی اپنے پیٹوں کو نہیں
حوصلہ تو دیکھئے یہ بنتِ خیبر گیر کا
بھائی کو جی بھر کے رونے کی جسے حسرت رہی
بنتِ زہرا کی نظر ہے نوحہ یہ تنویر کا

نوحہ

سجاد بتا پردہ میرا کون چجائے
شیر کے قاتل میرا گھر لوٹنے آئے

مجھ پیاس گئی سویا ہے مشکل سے میرا لال
کوئی بھی نہ اب نیند سے اصغر کو جگائے
دن حشر کے جائیں گے عدالت میں خدا کی
اصغر کا لہو چہرے پہ شیر سجائے

عباس نہ تجھ سا کوئی دیکھا ہے وفادار
دوبازو ہیں اک مشک کے بدلے میں کٹائے
ناموس کا غم داغ بہر لگے دل میں
نبیوں نے مسلسل نہیں یوں صدمے اٹھائے

غش سے جو کھلی آنکھ تو سجاد نے پوچھا
بلا ہیں کہاں کس نے یہ خیام جلانے
شیر کا غم سننے کو زندہ رہی زینب
کہتے ہیں بہن بھائی پہ آنسو نہ بہائے

زینب کو ردا دو یا رسن کھول وہ ضالم
بازار ہے ہاتھوں سے بن چہرے کو پھپھائے
نشر غم شیر کے چلتے ہیں جگر پہ
تویر یہ جب چاند محرم نظر آئے

نوحہ

کربل میں کیوں ہوئی ہیں جفائیں جواب دو
کیوں نہ غم حسین منائیں جواب دو

وہ بے وفا تھے حرفِ وفا جانتے نہ تھے
الفت کا دعویٰ دل سے مگر مانتے نہ تھے
ظلم و ستم کے کون ہیں بانی تلاش کر
مشکوٰۃ کیوں ہیں اُن کی وفائیں جواب دو

منزل کٹھن سجاد کے پاؤں میں بیڑیاں
ہر موڑ پہ ہجوم ہے اور ساتھ بیبیاں
گزر ا جہاں جہاں سے اسیروں کا قافلہ
روتی ہیں کیوں وہ آج بھی راہیں جواب دو

شام غریباں بے کسی وہ بنتِ یو تراب
قائم ہے جس کے صدقے میں امت تیرا حجاب
کس جرم میں خیام جلے اور چھین لیں
زہرا کی بیٹیوں کی ردائیں جواب دو

غم خوار کوئی بھی نہیں اور ہے وطن سے دور
پیاسہ وہ تین روز کا زخموں سے تن ہے چور
مقتل میں تنہا بیٹھ کے امداد کیلئے
مظلوم دے رہا ہے صدائیں جواب دو

دل ہی میں رہ گئے میرے ارماں یہ کیا ہوا
 سینے کا زخم بیٹا نہ مادر سے اب چھپا
 ماں اور بہنیں کیا کریں اکبرؑ تو ہی بتا
 ماتم کریں یا دولہا بنائیں جواب دو

پالا حیاء کی گود میں جن کو بتولؑ نے
 صدے سے ہیں قید کے آلِ رسولؐ نے
 لے آئے ننگے سر انہیں بازارِ شام میں
 ہے کون اب وہ کس کو بلائیں جواب دو

تویر قید خانے میں جب رات ہوتی ہے
 تنہا سکیںہ قید میں بابا کو روتی ہے
 رک رک کے آرہی ہیں جو زندانِ شام سے
 رنج و الم میں ڈوبی یہ آہیں جواب دو

نوحہ

کر چکے شیرؑ جب خنجر تلے سجدہ ادا
 ہو گئیں پردیس میں کلثومؑ وزینبؑ بے ردا
 حرفِ پانی تو ابھی ہونٹوں پہ آیا ہی نہ تھا
 حُرملہ کے تیرنے دی پیاسِ اصغرؑ کی بچھا
 ڈھونڈتی ہے رات بھر پہلو میں اصغرؑ کو زباب
 گو نجی ہے ہر لمحے اصغرؑ کے رونے کی صدا
 آخری دم تک علیؑ اکبرؑ رہو نگلی منتظر
 دیکھ کر نقشِ قدم کرتی رہی صُغراً دُعا
 جس طرح آغوشِ مادر میں سکوں مل جاتا ہے
 نکلی اس انداز سے بر چھپی کہ اکبرؑ سو گیا
 جلتے خیموں سے ہے نکلی آگِ دامن کو لگی
 کہتی ہے غازی کو زینبؑ لو سکیںہ کو بچا
 زیں پے دستارِ نبی تیروں سے چھلنی ہے بدن
 جانبِ خیام آیا ذوالجناح روتا ہوا
 رہ نہ جائے کوئی خامی دین کی تکمیل میں
 کہتے تھے ہمیشہ سے پردا بھی کر دینا فدا
 چھد گیا مشکیزہ بازو کٹ گئے عباسؑ کے
 دشت میں عباسؑ کے ارماں پہ پانی پھر گیا

سامنے آنکھوں کے منتظرِ مقتلِ شیر تھا
ہے رَس بستہ بہن بھائی سے ہونے کو جدا

جُرأتِ زینب کا ہوگا تذکرہ بھی بار بار
جب بھی دُہرائیگی دنیا داستانِ کربلا
کہتی ہے زینب اگر چادر کسی کے پاس ہو
ڈال دو میت پہ تم ہے بے کفن بھائی میرا

ریگِ صحرا پہ تڑپ کر خون میں شیر نے
کر دیا تنویرِ زندہ شاہ نے دینِ مصطفیٰ

نوحہ

لٹی ہے آلِ نبی دین کی بقاء کے لئے
علی کی بیٹیاں محتاج ہیں رِدا کے لئے

بتاؤ حارث کیا ہم نبی کی آل نہیں
ستمِ یتیموں پہ کرتا ہے کچھ خیال نہیں
طمأنچے مار نہ تو نامِ مصطفیٰ کے لئے

میں شام جاؤنگی کیسے حسین تو ہی بتا
ہے میرا کون جہاں میں رہا سجاد سوا
نہ چھوڑو بھائی اکیلا مجھے خدا کے لئے

میں بنتِ زہرا، دوس گستاخ اب تو ہوش میں آ
تو اور شام تیری ہوگی اک گھڑی میں فنا
اٹھے جو ہاتھ اگر میرے بد دعا کے لئے

یہ رونا پیٹنا ضائع کبھی نہ جائے گا
حشر کے روز تمہارے ہی کام آئے گا
جو آنسو بہتے ہیں مظلومِ کربلا کے لئے

حسین زندہ جاوید ہے خدا کی قسم
یزید اور ستم اُس کے ہو گئے ہیں ختم
ہے کافی لعنت ملعون کی سزا کے لئے

نوحہ

ہائے رُک نہ سکے گی دُنیا سے شبیرؑ کی ماتم داری
شبیرؑ کے پیاسے ہونٹوں کو ممنون ہے دنیا ساری

یہ لا اللہ اللہ شبیرؑ کے دم سے زندہ ہے
قرآن سمجھتے ہو جس کو شبیرؑ سے ہی پائندہ ہے
ہے فرض مسلمانوں کے لئے مظلوم پہ گریہ زاری
جس وقت زمانے کی نظریں تاریخ پہ پردا ڈالیں گی
اُس وقت زمانے والوں کو انصاف کی نظریں کہ دیں گی
اسلام کے گوشے گوشے میں شبیرؑ کی ہے سرداری

تنویر بھرے دربار میں تھا زینبؑ نے یہ اعلان کیا
بھائی نہ رہے میں قید ہوئی چادر ہے لٹی جو کچھ بھی ہوا
ہائے پھر بیعت کا نام نہ لے گی نسل یزید تمہاری

نوحہ

فرزندِ محمدؐ کو تیروں سے چھپایا ہے
تربت میں بھی زہر اکو امت نے رُلایا ہے

مخدومہ عالم کی آغوش کے پالے کو
احمدؑ کے نواسے کو کیوں زہر پلایا ہے
قاسمؑ کو یتیمی کا احساس نہ ہو فروا
معصوم کو سیدؑ نے سینے سے لگایا ہے

جب سُرخ کفن دیکھا غش کھا کے گری زینبؑ
کیا زہر ستم کم تھی کیوں خون بہلایا ہے

بو چھاڑ میں تیروں کی تابوت ہوا واپس
شبیرؑ نے بھائی کو بقیعہ میں سلایا ہے

بازارِ مدینہ میں اک شورِ قیامت ہے
یہ روزِ سیاہ آخر امت نے دیکھایا ہے

دیادرسِ امن جس نے تنویر زمانے کو
مدفن کے لئے اُس کے ہنگامہ بنایا ہے

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ علیہ سلام

اٹھا کلثوم وزینبؑ کے سروں سے باپ کا سایا

علیؑ کی بیٹیوں کو شہر کوفہ راس نہ آیا

نگہاں چادر زینبؑ کے ہو قمر بنی ہاشم

بٹھا کے پاس غازیؑ کو علیؑ مولانا فرمایا

رہے گاتین دن تک بے کفن شبیرؑ کا لاشہ

جنازہ بھی اٹھا مولانا تمہیں بیٹوں نے دفنایا

یقین اب ہو گیا مجھ کو یتیمی کا حسن بھائی

علیؑ کا زرد چہرہ دیکھ کے زینبؑ نے فرمایا

بچھا کے زہر میں خنجر چھپا تھا صحنِ مسجد میں

ہو لعنت اتنِ منجمؑ پر ہے کعبہ دین کا ڈھایا

نہ رو کو زینبؑ و کلثوم کو جی بھر کے رونے دو

نہیں یہ شام قائم ہے علم عباسؑ کا سایا

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ علیہ سلام

مولا علیؑ پے سجدے میں خنجر چلا دیا

بے دیں نے ہائے دین کا کعبہ گرا دیا

پیدل ہے چلنا شام میں بنتِ بتولؑ نے

زینبؑ کو میں نے اس لئے چلنا سکھا دیا

شانِ سخا علیؑ کی جہاں میں نہیں مثال

قاتل کو پیاسہ دیکھ کے شربت عطا کیا

حیدرؑ کا خوں بہا کے ہائے آلِ رسولؐ کو

کوفے میں کربلا کا ہے منظر دکھا دیا

ماہِ صیام اور وہ اُنیسویں کی شب

امت نے یہ چراغِ امامت بجھا دیا

حسنینؑ نے اتارا لحد میں امیرؑ کو

خاکِ نجف میں حق کے دلی کو سلا دیا

تئویرِ قتل کر کے وصیؑ رسولؐ کو

قبرِ بتولؑ روضہ نبیؐ کو ہلا دیا

نوحہ

مقتل میں ہے حسینؑ کا لاشہ تڑپ رہا
 ہونے لگی ہے غیرتِ عمران بے ردا
 کہتے ہیں تشنگی جسے اصغرؑ سے پوچھے
 پانی کے بدلے تیر گلے میں اتر گیا
 بے شیر تیر کھا کے ہے کیوں مسکرا دیا
 کیا راز تھا کسی کی سمجھ میں نہ آسکا
 سینے پہ ہاتھ رکھتے ہو اکبرؑ یہ کس لئے
 ، میں ہوں حسینؑ مجھ سے نہ زخمِ جگر چھپا
 پانی ملے یہ نہ ملے غازی کی خیر ہو
 خیمے سے آرہی ہے سکیںہ کی یہ صدا
 بازو بہن کے چوم کے جانے لگے حسینؑ
 زینبؑ نے رو کے چوما ہے شیرؑ کا گلا
 سجادؑ آنسو خون کے رویا ہے عمر بھر
 امت نے ایسا اجر رسالت کیا ادا

ڈوبی ہوئی وہ درد میں ابھری جو سسکیاں
 حرموں کی بے کسی سے یہ زندانِ رودیا
 زخمی ہے زیں سے کون اتارے حسینؑ کو
 کس کو بلائیں کون ہے سجادؑ کے سوا
 تنویر نہ ختم ہوئے زینبؑ کے مصائب
 تھی کربلا کے بعد بھی ہر روز کربلا

نوحہ

اکیلی رہ گئی بھائی گئے پچھڑ زینبؑ
کرے گی شام کا طے کس طرح سفر زینبؑ

شب عاشور کو زینبؑ رہی بہت بے چین
خدایا خیر ہو تنہا ہے دشمنوں میں حسینؑ
دعائیں کرتی رہی تھی یہ رات بھر زینبؑ

شہر ہے شام کا عابد پے تم نگاہ رکھنا
قدم قدم پے پڑے گا بازار میں رکنا
میرے سجاد کا پھٹ جائے گانہ جگر زینبؑ

نہ سایا بھائی کا اب ہے نہ غازی کا پہرہ
اے آفتاب چھپا لے تو آج پھر چہرہ
اسیر ہو کے چلی ہے برہنہ سر زینبؑ

وفا کی ایسی کہ دونوں پلٹ کے آنہ سکے
حسینؑ خیموں میں لاشے بھی اُن کے لانہ سکے
فدا ہوئے ہیں تیرے اس طرح پھر زینبؑ

سفر کٹھن ہے نہ تھک جائے بنت زہراؑ کہیں
ہیں ساتھ بھائیوں کے قاتل رد ابھی سر پہ نہیں
نئے ہیں راستے منزل سے بے خبر زینبؑ

وہ کوفہ شہر کی گلیاں یاد دشت ویراں ہوں
وہ چاہے شام کے بازار ہوں یا زنداں ہوں
بتوںؑ ساتھ رہی تُو گئی جدھر زینبؑ

عجڑؑ میں ہیں روشن حسینیت کے چراغ
ہیں تازہ اب بھی دلوں میں غم حسینؑ کے داغ
یہ تیرے شام کے خطبوں کا ہے اثر زینبؑ

مدینہ جانے کے قابل نہیں وہ ایسی لٹی
کھڑی ہے شام کے زنداں میں حیراں بنت علیؑ
رہائی مل تو گئی جائے اب کدھر زینبؑ

عجیب کتنے مصائب ہیں تیرے بنت علیؑ
جہاں جہاں سے بھی ہو کر اسیر تو گزری
وہ راستے بھی گئی سو گوار کر زینبؑ

پہن کے رسیاں نہ ماتم کی ابتداء کرتی
غم حسینؑ کو تنویر نہ بقاء ملتی
نہ جاتی شام کے بازار میں اگر زینبؑ

نوحہ

دم توڑ گیا اکبرؑ شہرؑ کی بانہوں میں
اندھیر ہوئی دنیا سیدؑ کی نگاہوں میں

ارماں تڑپتے ہیں اکبرؑ تمہیں ملنے کے
روضہ پہ محمدؑ کے صغراؑ کی دعاؤں میں
سمے ہیں شقی دیکھ کے بے شیر کے تیور
عباسؑ کی جرات ہے اصغرؑ کی اداؤں میں

کھرام ہوا برپا سادات کے خیموں میں
اکبرؑ کی ازاں گونجی کربل کی فضاؤں میں
شہزادیاں یثرب کی بلوے میں ہیں ننگے سر
اس در کی کنیریں تو لپٹی ہیں رداؤں میں

دیکھا ہے تیرا لاشہ بے گور و کفن بن میں
وعدہ ہوا زندگی بھر بیٹھوں گی نہ چھاؤں میں

تویر لرز جاتی ہیں زندان کی دیواریں
کوئی درد انوکھا ہے معصومہ کی آہوں میں

نوحہ

خنجر تلے زینبؑ نے بھائی کا گلا دیکھا
روتے ہوئے مقتل میں نانا کو کھڑا دیکھا

نہ تیغ چلا زینبؑ فریاد یہ کرتی ہے
ہر ضرب پے قاتل کی گرتی ہے سنبھلتی ہے
غش کر گئی بھائی کا سر تن سے جدا دیکھا
جب آنکھ کھلی غش سے محشر کا سماں دیکھا
جلتے ہوئے خیموں کا ہر سمت دھواں دیکھا
عابدؑ نے سکینہؑ کو رسیوں میں بندھا دیکھا

سجادؑ کی آنکھوں سے یہ خون کیوں بہتا ہے
جو کوئی بھی پوچھے تو ہر اشک یہ کہتا ہے
دربار شراہی میں زینبؑ کو کھڑا دیکھا
شہرؑ کے سینے پہ سر رکھ کے جو سوتی تھی
اب شمرؑ سے چھپ چھپ کے بابا کو وہ روتی تھی
ہر لحظہ سکینہؑ نے اک ظلم نیا دیکھا

یوسفؑ تھا زمانے کا پیٹا تیرا اکبرؑ تھا
حیدرؑ کی جوانی تھی تصویر پیغمبرؑ تھا
اس چاند سی چھاتی میں نیزہ ہے لگا دیکھا
سر سجدہء خالق میں تویر جو جھکتا تھا
جو فاطمہ زہراؑ کی آغوش میں رہتا تھا
وہ تخت یزیدی کی سیڑھی میں پڑا دیکھا

نوحہ

جہاں میں آئے تھے غازی تو بس وفا کیلئے
ہوئے ہیں خلق یہ مظلوم کربلا کیلئے

عباس شامِ غریباں کو زندہ ہوتے اگر
سوال کرتی نہ زینب کبھی ردا کیلئے

نہ سر پہ باپ کا سایا اسیر پیکس ہوں
طمانچے مار نہ مجھ کو شمر خدا کیلئے

نہ تور ہے نہ یہ شاہی نہ تیری شام رہے
اٹھا دوں ہاتھ اگر اب بھی بد دعا کیلئے

انے شامیوں ہے کھلے سر بول کی بیٹی
کرو چراغاں نہ تم نامِ مصطفیٰ کیلئے

تو بانی ظلم و ستم کا ہے قاتلِ محسن
نبی ہے آتشِ دوزخ تیری سزا کیلئے

نہیں تھی تخت کی خواہش حسینؑ کو تنویر
لٹی ہے آلِ نبیؐ دین کی بقاء کیلئے

نوحہ

مسلم کے یتیموں پہ حادث نے ستم ڈھایا
نہ ماں کا سہارا ہے نہ باپ کا ہے سایا

ہو سرخ گئے کیسے معصوموں کے رخسارے
کرتے رہے فریادیں عباسؑ نہیں آیا

نہ خوف خدا کا ہے نہ شرمِ محمدؐ سے
مظلوموں کو مقتل تک زلفوں سے پکڑ لایا

سر خم کئے مرنے کو تیار کھڑے دونوں
بے دین ستمگر کو کیوں رحم نہیں آیا

شوہر بھی تیرا مارا دو بیٹے قتل ہو گئے
کوفے میں لٹا کیسے بی بی تیرا سرمایا

تنویر دکھی بہنوں کا کیا حال ہوا ہو گا
دنِ عید کا بھائیوں کی خبر موت کی لایا

نوحہ

دیا ہے درسِ جرأت دخترِ کرارِ زینبؑ نے
 کیا طے صبر سے ہر مرحلہ دشوارِ زینبؑ نے
 ضرورت پیش آئی کربلا میں پہرہ داری کی
 دکھایا ہے وہاں عباسؑ کا کردارِ زینبؑ نے
 شمر ظالم طمانچے مارتا تھا جب سکینہؑ کو
 سرِ غازی کی جانب دیکھا تھا ہر بارِ زینبؑ نے
 جسے خیر النساءؑ نے سایہِ تطہیر میں پالا
 کہاں دیکھے تھے پہلے شام کے بازارِ زینبؑ نے
 اسے تاریخ کے الفاظ میں اسلام کہتے ہیں
 بنائی حق و باطل میں جو اک دیوارِ زینبؑ نے
 ہلا کے رکھ دیا خطبوں سے ایوانِ اُمیہ کو
 لڑائی شام میں لڑ کے بنا تلوارِ زینبؑ نے
 نہ کی تھی باپ نے بیعت جھکایا سر نہ بھائی نے
 کھلے دربار میں اب کر دیا انکارِ زینبؑ نے

سنبھالو بہن سے اپنی امانت اے میرے بھائی
 بچایا ہے بڑی مشکل سے یہ بیمارِ زینبؑ نے
 نہ دیکھا تھا کبھی جی بھر کے جس نے باپ کا چہرہ
 نہ جانے کس طرح دیکھا بھر اور بارِ زینبؑ نے
 کسی نے پھر تقاضا نہ کیا تنویرِ بیعت کا
 مٹا ڈالے یزیدیت کے سب آثارِ زینبؑ نے

نوحہ

نانا ڈیکھ رُل گئی میڈی آل
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال
 عید دے ڈینہ تیں نانا سائیں جیکو مہر تے چایا
 جبرائیل فرشتے چیدا جھولا آن جھلایا
 ظالماں کیتی لاش پامال
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال
 آہدا ہامیکوں چن اکبر آساں رات ویلے دفنا کے
 وعدہ توڑ نہ چڑھیا اکبر سم گیا بر چھٹی کھا کے
 پالیا ہا میں نازاں نال
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال
 بال کے بھا ہیں مسلماناں خیمے آن جلائے
 شمر حسین دی پجڑی تے جا بے حد ظلم وسائے
 لاپے در در بے دردی نال
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال
 شہر مدینے وسدی آہم سورج شان دکھایا
 آج میں زینب شام دی قیدن سارا دیس پر لیا
 بن چادر گھلے سر دے وال
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال
 واہ ساڈی مہمانی کیتی شام شہر دے لوکاں
 پتھراں دی برسات لگی ہتھ کیند اکیند اروکاں
 زخمی ہو گئے چھوٹے بال
 ڈیکھ ذرا توں آکے حال

نوحہ

وچہ جنگل کرب بلا دے برباد تھیا زہرا دا چمن
 وعدہ ہو یا پیو اکبر دا بے تائیں جگ تے جیساں
 چھاں تے نہ میں ہر گز باہساں پانی سرد نہ پیساں
 ڈھپ تے دیکھی ہے چن زہرا دالاش تیڈی بے گورو کفن
 پر جبرائیل دی زینت ویرن خاک تے ڈیرہ لایا
 چھوڑ مدینہ نانا دا توں اپنا شہر وسایا
 قسمت تیری بھین اجڑی دی ہوساں میں ونج شام دفن
 شام دے راہ دا ویرن تیکوں بھین ڈسے کیا حال
 جھنڈ کے مر گئے محملاں توں بہوں چھوٹے چھوٹے بال
 سنبھال نہ سنگیاں بے کس مانواں سب آہن پابند رسن
 مظلوم حسین دی خدمت وچ تنویر دی اے فریاد
 نال بھرانواں پتراں دے شیر رہیں آباد
 جیس نگری وچ زینب لٹی اے پک واری ڈیکھلاوین

نوحہ

ہائے زینب درد ستانی
ویردی خاطر چھوڑ مدینہ وچ کربل دے آئی

مسمانوں شرم سرو میں پاک رسول دی دھمی ہاں
وارث چادر زہرا دی میں دختر شیر جلی ہاں
وچ دربار دے ویندی پئی منہ والاں نال لکائی
جے ویندائیں تے عید واجوڑا گھدھی وچ ویرن نال
اکھیں امڑی زہراؤں لے پیکا مال سنبھال اے
بعد شہادت تیڈی دے میں ہوساں شام دورا ہی

دینہ ڈاہویں دے غازی کول شیر کھڑا سمجھاوے
اُف نہیں کرنی توڑے امت جتنے ظلم وساوے
دین دی خاطر کس و نجناں نہیں کرنی ویر لڑائی

تویر کیویں تحریر کرے جہیزے ظلم جیتے دینہ
جیس معصوم و البستر بابائے پاک حسین داسینہ
مظلوم سکینہ شام دے وچ ہائے وکھڑی قید نجائی

نوحہ

اسلام دی ہو تکمیل گئی جدوں زینب وچ بازار گئی
ہائے رنکے جاں بال شام دے وچ تطہیر دی پردادار گئی
اسلام دی خاطر بھین زینب غیور بھرا دے نال رہی
ہ حال دے وچ ہر منزل تے اے دکھ سکھ دی بھنجال رہی
ابرہہ اصغر شیر ڈتے دو میں پڑے زینب وار گئی
رنی زینب میت نانے تے زہرا دا جنازہ اٹھدا ڈٹھا
مال بھلاؤں دے لڑے ڈٹھے شیر کول بن وچ حسد اڈٹھا
پنپتن دی ماتم دار زینب ہائے روندیاں عمر گزار گئی
قاسم دے سہرے بھل ویندے غازی دی جوانی بھل ویندی
سجاد نہ ہر گزرت رونداجے کر زینب نہ قید ہوندی
یا مجمع عام شرابیاں دا جدوں زینب وچ دربار گئی
جیس کوئے شام ویاں گلیاں وچ پڑے خطبے ویردی عظمت دے
نہ قبر بھرا دے نال ملی افسوس اس دی قسمت تے
ایوں یثرب دی شہزادی دی بن شام دے باہر مزار گئی
دن عید دے مہر نبوت تے حسین کول احمد چایا با
بتھ دے زلفاں و لیل ویاں جیندا نشان رسول ویکھایا با
تویر شیر دی گردن تے کیوں شہر دی چل تلوار کئی

نوحہ

گل عالم اسلام اتے احسان کیتا ہے چن زہرا
 دے کہ سر شیر بچایا لا الہ اللہ
 سنگتی کوئی تو بھی سڈ گھن زینب نے فرمایا
 شام عراق دا لشکر ویرن تیکوں مارن آیا
 غم نہیں میڈاغازی زندہ ہے فوجاں دی نہیں کوئی پرواہ
 رنج نہ ہوویں لاش تیڈی ویرن کل نہ آئی
 لٹیا میکوں مسلماناں خیمیاں کوں اگ لائی
 بال گولیندیاں پھرے ڈیندیاں رات گزاری عون دی ما
 کھلے ہتھ ہمیشہ دے ہوندے لاش تیڈی گل لیندی
 تیڈی قبر تے بہہ کے دیرن ساری عمر اں روندی
 زینب اجڑی شام چلی ہے موت تیڈی دے زیور پا
 خوش ہاں ویرن ایں گاہوں توں سوہنا شہر وسایا
 نال بھر انواں پتر اں دے رہیں وسدا زہرا جایا
 بہوں ارمان تیڈے شہر دیوچہ تیری بھین کیتے نہیں قبر دی جا
 قید زینب و کلثوم دا غم تنویر کوں ہر گز نہ بھلسیں
 وانگوں زہرا جائیاں دے مستور کوئی نہ رلسیں
 چھوڑ کے ویر حسین دی نگری ملکیا زینب شام داراہ

نوحہ

زہرا جائی رات ڈاہویں دا دی مشکل نال نبھائی ہے
 گل ویر دا ول ول پجمدی زینب درد ستائی ہے
 کل دن ڈاہویں دا ڈھل ویس میڈے گل تے خنجر چل ویسیں
 کر بل دی دھرتی ہل ویسیں ڈیندی راسیں بھین دہائی ہے
 میں لئی ہاں و تھمن پین ویرن تیڈی آخری سجدے والی جاہ
 تیڈی منتقل ہاں دی مازہرا لیتی والاں نال صفائی ہے
 شیر میکوں کوئی حال ڈسا کوئی سنگتی تیڈا بھی آیا
 یا تیڈے مارن کیتے ویرن ساری خلقت آئی ہے
 ہے مرن دے کان تیار اکبر نہیں جھولے سدا لال اصغر
 ہائے وسدے چمن بتول اتے اج موت نے لوٹی پائی ہے
 مجبوری بن گئی زینب دی کس کس لاشے تے وین کرے
 ہائے ماتم دار بہرہ دی اک زینب موت رُلائی ہے
 تنویر حسین نے سگتیاں کوں گل کھول کے اے سمجھا چھوڑی
 میکوں چھوڑ ونبجوں میں مرنا ہے نہ آیا کرن لڑائی

نوحہ

دیگر ویلے وطنوں ٹریا پاک بتول دا جانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

اکبر تیکوں شکل نبی دی بخشی ذات خدا دی ہے
سال اٹھاراں محنت کمر کے پالیا دھی زہر آدی ہے
موت کھڑی حیران ہے اکبر تیری دیکھ جوانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

پانی کیتے اصغر تیڈی بھین کیتے بہوں چارے نے
غازی چاچے نہر فرات تے بازو اپنے وارے نے
تسا ٹریا ویندائیں اصغر ملیا نہیں گھٹ پانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

مر تے تاج امامت دا احمد دا پاک نواسہ ہے
زخماں توں مہجور ہے ید تریں مٹاں دا پیاسہ ہے
گردن تے ہے خنجر شمر دا سجدہ وچہ پیشانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

اک دا مال سمجھ کے میڈی لاش نظم کر سیں
مندری لادون کیتے میری انگلی وی کت لیسیں
ہوچ سمجھ کے پائی زینب میں پوشاک پرانی ہے
ہل توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

تتویر حسین تے سربل وچہ ہائے ظلم دی حد ہو گئی اے
در خیمے توں آخری جدو ویر دا وعدہ تھی رہی اے
ستر قدم توں حد اوسٹیا ویر توں آئیں نہانی ہے
جگ توں وکھری بھین بھرا دی اے پروردگمانی ہے

نوحہ

پھل قاسم دے سگناں والے کیوں ڈسدے گملائے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
 قاسمؑ تیں شادی دی رساں ساریاں بدل ویکھایاں نے
 چاک گریباں جانجی ڈسدے سروچہ خاکاں پایاں نے
 ما جڑی تے پھوپھیاں تیریاں کالے ولیں وٹائے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
 موت قاسمؑ دی بھل جاناں مومن کتے آسان نہیں
 مرد میداناں وچہ لڑ مردے اے کوئی ارمان نہیں
 لاش قاسمؑ تے مسلماناں گھوڑے کیوں دوڑائے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
 سمجھ یتیم قاسمؑ کوں اُمت شادی دے سامان کیتے
 وچہ پردیس دے آل نبیؑ تے اُمت بہوں احسان کیتے
 شام وچوں مستوراں کتے زیور بن کے آئے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
 لاش قاسمؑ تے رو کے آکھے پاک بتولؑ دا جایا ہے
 رُل گیا ہے ریت تے رت وچہ بیوہ داسرماہیہ ہے
 ٹکڑے لاش دے چُن چُن سید جھولی وچہ جاں پائے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے
 تنویر حسینؑ مدینے ول منہہ کر کے رُو فرماوے
 چن قاسمؑ دی شادی دے کیا حال غریب سناوے
 ہووی مبارک حسنؑ بھر الج قاسم سرے پائے نے
 سارے مومن پاک حسنؑ نوں پرسہ ڈیون آئے نے

نوحہ

پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہر آداجایا
 بعد تیڈے ویرن ذیشان
 ڈسدا سارا جگ ویران
 موت تیڈی کیویں ہم شیر ونجے بھل
 پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہر آداجایا
 خون حسینؑ دی قیمت پا نہیں
 غیرت زینبؑ دی آزما نہیں
 ساری کائنات ہک وال دا نہیں مل
 پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہر آداجایا
 کپھڑے دیس دا ویر رواج اے
 بیوہ دا لٹ لینا داج اے
 رُل گئے خاک وچہ سہریاں دے پھل
 پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہر آداجایا
 ویر حسینؑ نماز گزاری
 تیغ چلائی شمرے ناری
 ڈیکھن نماز آئے گل مُرسل
 پردیس وچہ تیڈی بھین گئی رُل ہائے زہر آداجایا

نوحہ

لاش تیدئی ہے دھپ تے ویرن بھین دی شام تیاری ہے
 سر میڈے تول لہ گئی چادر لٹ گئی درداں ماری ہے
 مر گئے میرے ویر پیاسے اس جنگل ویرا نے وچہ
 بن کے قیدی میں اجڑی ہن رُلنا دیس بیگانے وچہ
 مشکل بندھ نے شام دے ویرن نال ہمار مہاری ہے
 تیکوں دفن نہ کیتا ویرن بھین غریب کول معاف کریں
 وچہ دربار دے خطے پڑھساں آپ حسین انصاف کریں
 ہتھ مصروف ہن رسیاں دے وچہ بھین دی تخت لا چاری ہے
 چپ کر کے میں ٹرپئی ویرن ویکھدا کل جہان رہیا
 بھین نے لاش تے وین نہ کیتے دل وچ اے ارمان رہیا
 گھر گھر تیرا ماتم ہو سیں روسیں دنیا ساری ہے
 حسبنا دے مطلب سارے وچ کر بل دے کھل گئے نے
 پاک حدیث حسین منی مسلمان کیوں بھل گئے نے
 پاک رسول دی دسہ گاوتے تیغ چلائی ماری نے
 شہر ہے ویرن تول نہیں دیکھے منظر شام غریباں دے
 مستوراں دیاں چادر اں لکیاں کیتے ظلم یتماں تے
 پیرے دیندیاں ہال گولیندیاں زینب رات گزارے ہے
 دن دسویں دے ہی اکبر نے جہر دی جاں آذان دئی
 لہ لہ پڑھیا سید زینب ہو حیراں گئی
 آخری ہے آذان اکبر دی کن لے بھین پیاری ہے
 تنویر حسین دی خاطر زینب وطن دی تانگ لہا چھوڑی
 قربان کیتی ہے سر ویرن تول زینب نے اپنی جوڑی
 ہر منزل تے زینب نے کیتی ویر دی تابعداری ہے

نوحہ

رو نہ رت سجاد وطن ہے شام والا بازار نہیں
 مل گئی آں چادر اں سر ننگے ہن کوئی پردوار نہیں
 زینب سفردے حال سناوے نیزیاں دے زخم دیکھاوے
 روضہ پاک محمد دا ہے ظالم دا دربار نہیں
 کوئے دی ہن نہ شہزادی ہن آں ہاں کرن دی عادی
 ویر دے شہزاد پیدل کرن تول بھین تول کوئی انکار نہیں
 نال تیدے سجاد میں ویساں توڑے شام دے راتے مہاں
 دے دی امت تے ہانگل زینب نہاں اعتبار نہیں
 میڈے ویر گئے جاں مارے آہن شامی مے مارے
 قید کرو چا زینب تول ہن زندو عیب دار نہیں
 تنویر تول دیاں دوتیں ہتھیاں روان تے پیدا تھیاں
 کون نے دیکھو درداناں دے لہائی رہیا منخوار نہیں

نوحہ

شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

جگ توں دکھری موسیٰ کاظمؑ ظلم دی قید نبھائی ہے
سمجھ کے بے وارث سید نوں کہیں نہ قید چھوڑائی ہے

زہر دے اثر دے نال جڈاں رنگ بدلیا موسیٰ کاظمؑ دا
ہتھ تے پیر بناون کیتے زینبؑ شام توں آئی ہے

غربت ویکھو سید دی بغداد دے وسدے شہر دے وچہ
میت امام زمانہ دی مزدوراں آن اٹھائی ہے

بھل گئی شام دی قید میکوں تیرے صبر توں میں قربان تھیواں
پُچم کے ہتھ ہتھکڑیاں والے آکھے زہراؑ جائی ہے

زندگی موسیٰ کاظمؑ دی بغداد دے کھا زندان گئے
نہیں سُنیاں ملے کہیں قیدی نوں مرن دے بعد رہائی ہے

تنویر نہیں کوئی وارث سرتے دور وطن پر دیسی دا
رون کیتے فاطمہ زہراؑ پل بغداد تے آئی ہے

نوحہ

گل ویرتے خنجر چلدا کیویں زینبؑ ڈھدھی رہی ہو سیں
بن چادر پا ہتھکڑیاں کیویں لاش بھراتے گئی ہو سیں

آہی ملکہ شرم حیا دی واہ قسمت عون دی مادی
دربار یزید اچ کیویں ربؑ جانے پیش او تھئی ہو سیں

ساکوں حشر تائیں کربل دی نہیں بھلنی شام غریباں
کیویں بال سنبھالے زینبؑ جڈاں خیمیاں وچ لٹ پئی ہو سیں

کرے ویر توں پتر نثار ونجے سر ننگے بازار اے
گئی روندیاں عمر گزاراے کوئی بھین نہ زینبؑ جہی ہو سیں

بقیع وچ مازہراؑ کوں پتھراں دے داغ دیکھائے ہو سن
جیہڑی شام دیوچہ زینبؑ نوں پرچاونی ویر دی ڈھی ہو سیں

تنویر کی دنیا جانے دکھ زینبؑ دی مجبوری دے
بن کفن دے چھوڑ بھراکوں کیویں چپ کر کے ٹر پئی ہو سیں

نوحہ

کیویں دیگر ویلے وطن کنوں ٹری آل عبا رب خیر کرے
 کھڑے روندے قبر رسول اتے توہیں نہیں بھرا رب خیر کرے
 ہر قدم تے بھار مصیبتاں دے نبیوں مشکل سفر عراق دے بہن
 توں جا کے قبر بتوں اتے منگ بھیج دے رب خیر کرے
 میڈی میت بھرانوں دفن قیمتی خوش قسمت ہیں توں چن زہرا
 بن کفن دے رسیں اش میڈی وچ کرب بلا رب خیر کرے
 حالات کنوں معلوم تھینڈاے میڈے اجڑن دی رت آگئی ہے
 سر کھول کے روندی اے بن دیوچہ کیوں مازہا رب خیر کرے
 میں سجدہ کرنا خنجر تلے کھڑا ستر قدم تے ویکھیں توں
 بن قیدی ونبٹاں شام شہ تیں باہر دے رب خیر کرے
 جیہڑی ساری زندگی شرم کنوں کندے پیو دے سامنے نہ آئی
 پئی وچ بازار دے ویندی ہے اج ہون دی مارب خیر کرے
 تنویر حسین دی جین زینب سردار ہے مرگیم آسیہ دی
 دربار شہ اہلی وچ آئی کیویں دھبی زہرا رب خیر کرے

نوحہ

ما تم ہے مسلمانوں زہرا دے لے گھر دا
 اسلام دا سرمایہ غم سبط پیغمبر دا
 ایوبت جے صابر شیر تیکوں من گئے
 خود پاک محمد بھی کربل دا چھوڑ بن گئے
 شیر اٹھایا جال لاشہ علی اکبر دا
 وچ شام دے پتھراں دی مہمانی تیکوں ڈھکی اے
 دربار دی پیشی تیری شیر توں ودھ گئی اے
 اسلام تے احسان زینب تیری چادر دا
 بند اکھیاں نہ کر سانگ تے سلطان عرب ویرن
 دربار دے وچ آیاں ٹٹوم زینب ویرن
 توں ویکھتاں ہی منظر کشیں دے کھلے سر دا
 ام زہاب کر گئی سجاد نوں وصیت
 دن حشر دے زہرا نوں کرنی ہے میں شہادت
 رکھن میرے کفن وچ کرتا ہی اصول
 پتا دی حالت ہے شہدا دی عزاداری
 جیہڑی دھکی لے رہی ہے انبیاء توں تختی جاری
 تے زمین کھیتا ما تم سجاد بیہر دا
 تنویر حسین دا پیت بھرا کیا ہو تیں
 تختی زخمی جہاں کھوڑے توں شیر اٹھا ہو تیں
 دن واصل کیا کربل وچ کھینیں دے منہ دا

نوحہ

بَن قیدی ویردی لاش اُتے کھڑی مقتل وچ حیران زینبؑ
 لٹوا کے چادر زہرا دی گئی دین تے کرا حسان زینبؑ
 چُجم بھیندے ہتھ شیر آکھے توں صبر دے نال نبھا چھوڑیں
 میں خنجر دے نال شہید ہو ساں تیری قسمت وچ زندان زینبؑ
 نہ مار شمر وچ سجدے دے میرا ویرن پاک نمازی ہے
 ڈتے واسطے رُب دے ظالم نوں گئی سرتے چا قرآن زینبؑ
 سڈ غازی توں دھی زہرا دی اساں خیمے لٹ کے ساڑنے ہن
 توں کر دی ہاویں وطنائے عباسؑ بھر ادا مان زینبؑ
 ڈتا اجر رسالت اُمت نے سادات تے پتھر و سائے نے
 گئی پہلی واریں شام دیوچہ بَن اُمت دی مہمان زینبؑ
 بنی زینت نانے بابے دی توں خوشیاں توں محروم رہی
 کونین دیاں مستوراں توں ہے وکھری تیری شان زینبؑ
 پاسر وچ خاکاں نہ روندے اج گلیاں تے بازاراں وچ
 جے فاسق دے دربار دے وچ نہ ویندی سر عریان زینبؑ
 توں سر ننگے میں عون دی ماہے بھیر بازاری لوکاں دی
 ایں واسطے شام اچ نیزے تے پیا پڑھدا ہاں قرآن زینبؑ
 تنویر بھاویں مجبور ہووے دکھ ویر دا بھین نہیں سہہ سنگدی
 ڈٹھا سامنے گمدا ویر اپنا تیرے حوصلے توں قربان زینبؑ

نوحہ

کر بل دی گرم زمین اتے بن کفن دے چھوڑ بھرا گئی اے
 رُب جانے کس مجبوری توں حُر شام دو عون دی ماگئی اے
 مقتل وچوں رُگئے شیر خدا ہائے پاک رسولؐ تے حسنؑ بھرا
 تیڈے گل تے خنجر ویکھا ہے اج مازہراؑ گھبرا گئی اے
 نہ کر مجبور توں سبناں کوں تیڈی لاش دی وارث آگئی اے
 کہ ظالم ظلم دی حد کتنی زہراؑ تے طاق گریا ہے
 وارث دستار محمدؐ دی تاہیں روندیاں عمر نبھا گئی
 رُکھ ہتھ پاسے تے دنیا توں حُر حسنؑ حسینؑ دی ماگئی اے
 جاں لٹے پئی شام غریباں نوں سجاد نوں آکھے دھی زہراؑ
 اٹھ جلدی میڈا جن پچرا اُرت شام و نجن دی آگئی اے
 بن چادر ویکھ کے پھوپھیاں کوں سجاد نوں غیرت کھا گئی اے
 ہووے غیرت کل بنی ہاشم دی وارث تطہیر دی چادر دی
 جیہیں بھین داویر عباسؑ ہووے کیوں شام اچ باجھ ردا گئی اے
 ملکہ تطہیر دی نگری دی کیوں وچ بازار دے آگئی اے
 تنویر عباسؑ تے زینبؑ نے انج ویر دے نال وفا کیتی
 عباسؑ دے بازو قلم تھئے زینبؑ چادر لٹوا گئی اے
 کر نسل ختم عبد اللہ دی شیر دی نسل بچا گئی اے

نوحہ

شیرِ تیری مظلومی تے پئی روسیں دنیا ساری اے
چپ کر کے تیری لاش اتوں ٹری زینب درداں ماری اے

اوکھے پندھ ہین شام دے ویرن نال ہے پور پیتماں دا
سروچ خاکاں ہتھ وچ رسیاں ویکھ توں حال غریباں دا
کوئی پردے داساماں نہیں میرے نال بیمار مہاری اے

بچ ویندی اک چادر میری تیکوں کفن پوا ویندی
قید نہ ہوندی ویرن تیری سوہنی قبر بنا ویندی
مجبور ہاں میڈا چن ویرن میڑی ہو گئی شام تیری اے

شکر ہے ویرن نوں نہیں دیکھے منظر شام غریباں
مستوراں دیاں چادر اں لتھیاں کیتے ظلم پیتماں تے
توں پچھ سجاوے باقر توں جیویں زینب رات گزاری اے

تنویر سجاوے نے رت رو کے مظلوم حسین دا غم کیتا
کلثوم رقیہ زینب نے زندان دے وچ ماتم کیتا
نہ حشر دے دن تائیں ختم ہو سیں شیرِ دی ماتم داری اے

نوحہ

مدینہ چھوڑ کر بل وچ سخی شیرِ آیا ہے
نبی دے دین دی خاطر چمن اپنا لٹایا ہے
علم عباس دے ٹکڑے جڈاں خیمے دیوچہ آئے
نہ پانی دا کسے معصوم نے دل نام چایا ہے
شہادت ہو گئی تیری میرے سر توں ردا لہ گئی
کفن تیکوں تیری مجبور بھینیں نہ پویا ہے
نہ ہوندی ویر تیری بھین نوں پردے دی مجبوری
بہوں ارماں تیرا سر نہ زینب جھولی پایا ہے
نمازی اے جیہا کوئی نظر آیا نہ دنیا تے
جھکایا آپ سر سجدے تے قاتل نے اٹھایا ہے
بنی ہے موت غازی دی سبب میری ضعیفی دا
بہوں مشکل بھرا دی لاش تے مظلوم آیا ہے
گئے کھل وال زینب دے زمین کربلا ہل گئی
شمر پیاسے گلے شیرِ تے خنجر چلایا ہے
کیویں تنویر بھل جاوے اسیری بنتِ زہرا دی
بھرا دی موت ماری کوں جیویں درد پھرایا ہے

نوحہ

یثرب دی شہزادیاں دا کیتا شامیاں استقبال اے
 رہے تھے ملدے قیدیاں نوں تھئے زخمی سارے بال اے
 عباس دیاں کٹیاں باہنواں معصوم کھڑے تکرے راہواں
 گیا ماریا غازی چپ کر گئے شیر دے پیاسے بال اے
 پگ نالے دی زہر آدی ردا رت بھریا کرتا اصغر دا
 دربار دے وچ زینب روئے جاں کھلیا لٹ دا مال اے
 حد صبر دی ویرن مکہ گئی اے دربار دے درتے رُک گئی اے
 آکھے زینب رت سجاڈ روئے غیرت دا ویر سوال اے
 جھپڑی ویر دی خاطر رل گئی اے پترال دی موت وی بھل گئی اے
 زینب دی قسمت دیکھ ربا نہیں قبر حسین دے نال اے
 نہ زینب رب دے واسطے پانہ سرتے توں قرآن اٹھا
 میرے خون دی پیاسی اُمت ہے تیرے ویر دا بچن محال اے
 زنجیر داماتم جاں کر دے اے مائمی مرن توں نہیں ڈردے
 بن ویندائے ضامن جنت دا لچال بتول دا لال اے
 ہتھ جوڑ کے اکھے حر غازی میکوں معاف چاکر خاتون دا بچن
 میں واگ گھوڑے وچ ہتھ پایا آہی زینب تیڈے نال اے
 تنویر جاں دکھیاں بھینیں نے شیر دی لاش پامال ڈکھی
 کلثوم رقیہ وین کیتے زینب نے کھولے وال اے

نوحہ

لتھا زین توں چن بنی ہاشم دا غازی سلطان وفا دا
 بہہ خاک اُتے کلثوم گئی لتھا برقعہ عون دی ما دا
 توڑے کٹ گے بازو غازی دے پانی دی مشک پچیداریہا
 گیا پانی لڑھ سب ریت اُتے لگا ایہہ جیہا تیر جفا دا
 عباس نے روکے عرض کیتا میکوں آسیں شرم معصوماں توں
 میڈی لاش نہ خیمے کھن و نجناں تکیوں واسطے مازہر آدا
 چا خالی جام نہ بال روندے نہ پیاسہ اصغر تڑپے ہا
 جے اذن بتول دا چن دیندا رخ موڑاں ہا دریا دا
 میں پتر علی دابے شک ہاں میکوں فخر ہے اپنے نسب اُتے
 میں ام البنین دا جلیا ہاں ہاں نوکر بھین بھرا دا
 تنویر بتول دیاں جائیاں نوں ہامان عباس دی جرأت اُتے
 غازی دے جیندیاں تائیں نہ زینب نوں فکر ردا دا

نوحہ

بے کفن شہید دی میت اتے پئی زینب کردی ولین

مر ویندی تیڈی بھین

تیڈی لاش دے ٹکرے ناڈھدی زہر آد انور العین

مر ویندی تیڈی بھین

رو اکھیا سین سکینہ چم ویر دا زخمی سینا

شکل رسول دی جن اکبر شیر دے دل دا چین

مر ویندی تیڈی بھین

عباس توں صدقے جاواں اکھ زخمی تے کٹیاں باہنواں

مشکل لتھا ہے گھوڑے توں قربان کراں دارین

مر ویندی تیڈی بھین

آیا کر بل نجف و اشاہ اے کھڑا رونا اے حسن بھرا اے

وکیہ تاں سسی مقتل دے وچ پیا نانا کردا ولین

مر ویندی تیڈی بھین

میڈے ویر امت نے مارے ڈوھیں جنت دے سردار اے

جام زہر دا حسن پیتا ہويا پیاسہ قتل حسین

مر ویندی تیڈی بھین

جال یثرب دے سلطان کیتا غربت دا اعلان

چادر لہ گئی خاک تے بہہ گئی رو رو عالیہ سین

مر ویندی تیڈی بھین

میکوں اے منظر نہیں بھلنا تیرے گل تے خنجر چلنا

قبر وچوں آوازاں آسیں ہائے ہائے مظلوم حسین

مر ویندی تیڈی بھین

گئی قیدی بن کے شام کیتا ویر دا زندہ نام

وچ دربار دے پیش تھی بن زینب آپ حسین

مر ویندی تیڈی بھین

ازماں بہوں تنویر اے آہی زہر آدی تصویر اے

شام دے راہ تے رل گئی کے مر گئی شہزادی کونین

کیوں حسن حسین دی بھین

نوحہ

شہادت حضرت امام حسنؑ

زہرا دیاں جاییاں وین کرن پیا جگ تُوں ٹردا حسنؑ بھرا
قاسم دیاں زلفاں چم چم کے پئے روندے نے ڈوہن بھین بھرا

کیوں تخت کنوں محروم کیتا دے زہر شہید معصوم کیتا
اے وارث پاک رسولؐ دا ہا سلطان عرب دا چن زہرا
بے درداں ظلم و سائے نے ایں دی میت تے تیر چلائے نیں
کیوں اُمت ظالم بھل گئی ہے فرمان رسولؐ دا فے القرباء

اے یثرب ہے نہیں کرب بلا تُوں صبر دے نال اے وقت نبھا
تیکوں واسطہ چادر زینبؑ دا نہ غازی تُوں تلوار اٹھا
جیندی مازہرا تے بابا علیؑ جیکوں مہر تے چاوے پاک نبیؐ
افسوس رسولؐ دے نال ملی نہ حسنؑ غریب نوں قبر دی جاء

کیتا ماتم پاک رسولؐ دا اے حیدر تے پاک بتول دا اے
پئی ڈھدھی بارش پتھراں دی اج میت حسنؑ تے عون دی ما
واہ ملیا اجر رسالت دا پایا جھگڑا اُمت خلافت دا
کیہڑا جرم اولاد بتول دا ہا زلی بعد رسولؐ دے آل عبا

تنویر امام حسنؑ آکھے مظلوم حسینؑ نوں گل لاکے
رکھیں آپ خیال بازاراں وچ سر ننگے و نجاناں اے دھی زہرا

نوحہ

میڈا آگیا وقت آخر بھین تیں رُل و نجاناں
ہن من رُب دی تقدیر بھین تیں رُل و نجاناں

پئی جتنے چارے لاویں لکھ واسطے رب دے پاویں
رکھیں یاد ہمیشہ اُمت بے پیر نہیں چھنا تیرا ویر
بھین تیں رُل و نجاناں

میڈا ام المصائب نام تیں و نجاناں زینبؑ شام
میڈے اپنے نصیب میڈی بھین غریب میڈی قسمت وچ زنجیر
بھین تیں رُل و نجاناں

سر سانگ تے میڈا چڑھنا تیکوں ظالماں قیدی کرنا
ہو سیں شام دا بازار رو سیں رت ہمار تُوں زہرا دی تصویر
بھین تیں رُل و نجاناں

اکبرؑ صغراؑ نوں آکھے پیا ویندا ہاں ملک عراق
اساں ہو وناں شہید ہو سیں اُمت دی عید پئی راہ چکسں ہمیشہ
بھین تیں رُل و نجاناں

آکھے اصغرؑ بھین سکینہ پانی دیونا نہیں بے دیناں
نہیں کوئی ارمان میں ہاشمی جو ان میڈے گل وچ لگنا تیر
بھین تیں رُل و نجاناں

تنویر اے دھی زہرا دی مصداق یرید اللہ دی
نہیں کوئی دستور ہووے قیدی مستور وارث چادر تطہیر
بھین تیں رُل و نجاناں

نوحہ

شہادت حضرت امام حسنؑ

مظلوم ہے جنازہ سبطِ نبی حسنؑ دا
رنگ سرخ ہو گیا ہے رب جانے کیوں کفن دا

کئی لوگ تیر نیزے تلواراں لے کے آگئے
سامان کیتا سید جاں بھائی دے دفن دا
جعدہ نے کس دے آکھے ڈتا زہر دا پیالہ
دل پھٹ گیا ہے لوگو اس فاطمہؑ دے چن دا

تو وی شہید ہونا کرب و بلا دے بن وچ
ہو جاناں ٹکڑا ٹکڑا قاسم تیرے بدن دا
مر جاوے جدوی کوئی مکہ جاندے ویر سارے
میت ہے زخمی کیتا کیوں شہنشاہ امن دا

نانے دے کول بھائی تیری قبر دی جاء نہیں
پایا ہے ظالماں نے جھگڑا تیرے دفن دا
تنویرِ ودھ حسنؑ توں مظلوم ہے حسینؑ
بھائیوں نہ چایا میت شبیرؑ بے کفن دا

نوحہ

شہادت حضرت علیؑ

اسلام دے دعویدار کرو ماتم اچ حیدرؑ دا
روزے دار نمازی تے ہائے چلیا دار خنجر دا
زہر دے نال بھکا کے خنجر ظالم آیا مسجد اندر
ابنِ ملجم زخمی کیتا سر حیدرؑ صفدر دا
کیتا جبرائیل نے ماتم غم وچ ڈبیا سارا عالم
حسنؑ نے پایا سر جھولی وچ کعبے دے گوہر دا
چشم کے حسنؑ دامنہ فرمایا صبر کریں خاتون دا جلیا
توں مرتا ہے وطن تے پڑاپی کے جام زہر دا
رات اُنویں ماہ رمضان آخری بابے دی آذان
درد انماری زینبؑ نوں نہیں بھلنا وقت فجر دا
یاد رکھیں عباسؑ وصیت نہ بھلنا میری تربیت
نوکر توں حسینؑ دا بن کے رہنا خدمت کردا
حسنؑ حسینؑ نوں کول بلا کے نجف دا والی روکے آکھے
بعد میرے اُمت نے لینا بدلہ اُحد و بدر دا
آج توں کوفے دی شہزادی قسمت تیری دھی زہر آدی
شام غریباں کوفیاں لٹا زینبؑ تیرا پردہ
کردالے تنویر دعائے ویکھاں نجف تے کرب و بلائے
یارب واسطہ خونِ اصغرؑ تے زینبؑ دی چادر دا

نوحہ

میں غیرت بچتن دی ہاں میرے سرتے ردا کوئی نہیں
 رہیا غمخوار دنیا تے میرا عابد سوا کوئی نہیں
 سمجھ کے بھین باغی دی اے شامی ظلم پئے کردے
 پر لیا دیس ہے ویرن تے میرا آسرا کوئی نہیں
 میں دھی ہاں شیر یزداں دی اٹھاراں ویراں دی بھین آں
 نہ سرتے سایہ بابل داتے آج میرا بھرا کوئی نہیں
 نہ چڑھیا نوک نیزہ تے کھلا سر وکھ کے میرا
 وفادار شہنشاہ جگ تے میرے غازی جھیا کوئی نہیں
 خدا جانے کیوں زندہ ہاں قسم تیری غریبی دی
 بہتر داغ دل دیوچ تے درداں دی دوا کوئی نہیں
 نبی دی دھی مسلماناں توں منگیا باپ دا ورثہ
 رہی دربار وچ روندی کیسے کیتا حیا کوئی نہیں
 کھڑے اٹھ توں لتھی زینب ڈٹھے لاشے بھراں دے
 نہ رون دی اجازت ہے ظلم دی انتہا کوئی نہیں
 رضادے بھین دی قسمت سفر کر کے پہاڑاں دے
 گئی قم تک قضاء کر گئی مگر ملیا بھرا کوئی نہیں
 رہے تنویر کردے لوگ کئی دعوے نبوت دے
 خدا بن گئے مگر بنیاں شہید کربلا کوئی نہیں

نوحہ

صغرا رہی تھکدی راہواں اکبر نہیں آیا
 بہوں منگیاں بھین دُعاواں اکبر نہیں آیا
 نہ اکبر ویر بلایا نہیں خط کوئی خیر دا آیا امڑی جایا
 کنوں دل دے حال سناواں اکبر نہیں آیا
 ربا وچھڑے ویر ملا دے اصغرا اکبر سجاد سُن فریاد
 نہیں تھکدی باجھ بھراواں اکبر نہیں آیا
 ہوندی وطن تے تیری شادی ایہو حسرت رہی صغرا دی قسم خدا دی
 کیوں ویر دے سگن مناواں اکبر نہیں آیا
 خوش و سدی خلقت ساری میری ودھ گئی و پریماری آک واری
 میں وچھڑی نہ مر جانواں اکبر نہیں آیا
 تیرے مٹ گئے نقش قدم دے نت ویکھاں خواب ظلم دے دور ستم دے
 کنوں ہجر دے داغ ویکھاں اکبر نہیں آیا
 کرے وین تے جد کڑلاوے ہل قبر بتول دی جاوے عرش ہلاوے
 صغرا جدوں بھرا دی ہانواں اکبر نہیں آیا
 منہ کر کے طرف عراق تنویراے صغرا آکھے نیر دہاکے
 مینوں لٹیا ہے صحراواں اکبر نہیں آیا

نوحہ

کربل وچ دھی زہرا دی اُجڑ گئی لوگو
 مظلوم حسینؑ مسافر دی بن کفن دے لاش رہی لوگو
 دن رات کرے فریاداں قبر بتول اُتے
 رہی منتاں مندی روضے پاک رسول اُتے
 میرے ویر اکبرؑ نوں خیر ہووے آکھے روضہؑ اُجڑی لوگو
 ہمشکل رسولؑ نوں ٹوریا زہرا جانی ہے
 خود تحت الحنک حسینؑ غریب ولائی ہے
 اکبرؑ دے جگر نوں چیر گئی لگی سینے وچ بر چھی لوگو
 سر تاج میرے نوں زہر ملی بے جرم خطا
 تیری آس تے تیراں سال رہی جنیدی پھرا
 چم لاش قاسمؑ دے ٹکڑیاں توں آکھے روضہؑ اُجڑی لوگو
 عباسؑ وفا دا پیکر ہے تاریخ گواہ
 گیا نہر فرات تے من کے ماشکی تسیاں دا
 بھری مشک تے پانی نہیں پیتا دریا وچ کھڑ غازی لوگو
 آئی شام غریباں شامیاں خیمے ساڑے نے
 عباسؑ نہیں ڈتے زہرا جائیاں پھرے نے
 سن الحافظ دے آوازے آیا نجف توں پاک علیؑ لوگو

سانوں ماتم توں نہ روکو عین عبادت ہے
 قرآن رسالت دی بُنیاد شہادت ہے
 پاسر وچ خاک ہے کربل دی رہیا روند اپاک نبیؑ لوگو
 نہیں نال بھرانواں قبر دی جاہ اک زینبؑ دی
 میری قسمت وچ گئی شام لکھی مرضی رب دی
 میرے ویر حسینؑ تے غازی دی شالاوسدی رہے نگری لوگو
 تطہیر دی پردا دار کجاہ دربار کجاہ
 کیویں فاسق نال کلام کرے توں سوچ ذرا
 جبکو شرم آندا ہا بابے توں او پاک رسول دی دھی لوگو
 ہائے دن دسویں دے سخت لٹی گیا میرا ہے
 میری گود ہے خالی دھپ تے لاشہ تیرا ہے
 سر رکھ شیرؑ دے قدماں تے روئے اصغرؑ دی امری لوگو
 جیہڑا نہر فرات تے جھنڈیاں علم عباسؑ کنوں
 اور کوفے شام اچ لہرایا زینبؑ خاتون
 تکمیل حسینؑ دے مقصد دی کر گئی ہے بنت علیؑ لوگو
 تنویر جاں شام اچ شام ویلے سادات گئی
 گئے بل ڈیوے لگ پتھراں دی برسات گئی
 رنگ سرخ ہوئے بازاراں دے جتھوں زینبؑ گئی ٹردی لوگو

نوحہ

زہراؑ نوں ظالم امت نے کیوں بعد رسولؐ ستایا ہے
دھی پاک محمدؐ عربی دی بہوں مشکل وقت نبھایا ہے
ایں دا شجرہ طیب طاہر ہے بابا سردار نبیاں دا
ہے شوہر کعبے دا گوہر حیدرؑ سلطان ولایاں دا
ہن یاراں پتر امام ایں دے رب کتنا شان ودھایا ہے
جیہڑی پٹی ہے گود رسالت دی او واقف علم قرآن دی نہیں
پئے آہد ہن زہراؑ بھل گئی اے قانون وراثت جاندی نہیں
دربار خلافت وچ لوگاں الزام بتول تے لایا ہے
جیہڑے تخت نیچھے میڈے بابے دا ہن پاک جنازہ چھوڑ گئے
نہ آون میڈے میت اتے او دین کنوں منہ موڑ گئے
کیٹی آپ بتول وصیت ہے تائیں رات ویلے وفادیا
حسنینؑ دا درزی سڈوا کے جس دے جبرائیل اوے
جس گھر وچ پاک محمدؐ بھی بن اذن بتول دے نہ اوے
محسنؑ دے قاتل ظالم نے گھر پاک بتول جلایا ہے
نصرانیاں روز مباہلہ دے چندی عظمت ہے تسلیم کیٹی
پنج پاک گئے میدان دیو وچ سب نے اٹھ کے تعظیم کیٹی
کونین دیاں سرداراں نوں کیوں امت نبی جھٹلایا ہے

زہراؑ نے اک دربار ڈٹھا ہا مجمع خاص صحابیاں دا
زینبؑ نے دو دربار ڈٹھے ہا عام ہجوم شرابیاں دا
دربار دی پیشی زینبؑ دی سجادؑ نوں خون روایا ہے
تنویر حسینؑ نے زہر پیتا بے کفن حسینؑ دی لاش رہی
لٹوا کے چادر زہراؑ دی بن قیدی زینبؑ شام گئی
ہر مشکل وچ اولاد بتولؑ نے دین رسولؐ چایا ہے

نوحہ

یا اللہ زینب دے وانگوں اُجڑے نہ کوئی ہمیشہ اے
 کوئی بھین نہ ستر قدم توں محمد اویکھے اپنا ویر اے
 چادر نہیں جل گئے خیام کی کرنائیں دے حکم نام
 جل مرنائیں بابا ہر جانواں دس عابد کوئی تدبیر اے
 جاں بازار دمشق دا آیا ظالم شامیاں جشن منایا
 زہرا جانی سرنگے ہائے پڑھدی رہی آیت تطہیر اے
 سوچ ذرا توں مسلمان وکھ نہ ہو یا آل قرآن
 سرشبیر دے قرآن پڑھیا زینب کردی گئی تفسیر اے
 قاصد جاں صغرا دا آیا پڑھ کے خط سید فرمایا
 خاک نے خون اچ امت رولی پاک محمد دی تصویر اے
 لین نہ دیندے نام حسین اے روکی گئی ماتم توں سین اے
 ٹر پئی چپ کر کے مقتل وچوں ہتھ وچ پا زنجیر اے
 بابا فدک دا نہیں ارمان امت بھل گئی تیری شان
 ثانی سند دے پرزے کیتے کہندائے جھوٹی تحریر اے
 مومن انج تنویر نہ روندے قتل اگر بنی ہاشم ہوندے
 جے زینب نہ قیدی ہوندی نہ لگدا اصغر نوں تیر اے

نوحہ

سمجھ کے حارث نے بے وارث مسلم دے شہزادے
 عباس دی بھین رقیہ دا کیتا وسدا گھر برباد اے
 رخسار معصوماں بالال دے ہوسرخ طماچیاں نال گئے
 کوفے دے وسدیاں نہیں کیتی مظلوماں دی امداد اے
 سید معصوم یتیم دی ہاں ہے دور وطن پردیسیاں دا
 سانوں قتل نہ کر بے جرم خطا دتے واسطے نام خدا دے
 ہک واردے نال شہید کیتی میری سین رقیہ دی جوڑی
 ہل گئی ہے نگری کوفے دی کھل وال گئے زہرا دے
 تینوں واسطہ اپنے اصغر دا توں بھیج دے علماں والے نوں
 ساڈے وال چھڑائے حارث توں معصوم کرن فریاد اے
 تنویر رقیہ بی بی نے عباس دے وانگ وفا کیتی
 رنی اصغر اکبر قاسم نوں بھل گئی اپنی اولاد اے

نوحہ

قرآن نوں قاریاں قتل کیتا کر قید لیا تفسیراں نوں
 تشہیر کیتا بازاراں وچہ عباس دیاں ہم شیراں نوں
 من وچہ اجڑی دھی زہرادی موت نے کیتی انجربادی
 ٹٹ گئی سنگت بھین بھرادی آکھاں کی نقدیراں نوں
 مشک عباس تے تیر چلایا ماریا سین رباب داجایا
 دھی زہرادی بھل نہیں سنگدی حُر مل تیرے تیراں نوں
 شام اچ ہو گئی دفن سیکنہ وی بھیانہ ول وطن مدینہ
 شام تائیں رہی چمندی جیہڑی عابدی زنجیراں نوں
 جیہڑے ویرتے تینوں نازاے زینب دے اُس نے آواز اے
 ویر تیرا ہن زندہ نہیں پالے زینب زنجیراں نوں
 کرناں میں دربار عبور اے مر جاوے نہ کوئی مستور اے
 طوفاں وچہ عابد مجبور اے کون روکے بے پیراں نوں
 بھل گئے آیت فی القرباء نوں رَج کے لٹیا آلِ عبانوں
 کوفیاں شامیاں دفن نہ کیتا زینب تیرے ویراں نوں

نوحہ

مظلوم حسین دا غم کرنا سانوں زینب آپ سکھا گئی اے
 توڑے ہتھ پابند رہے رسیاں وچہ کر ماتم عون دی ماگئی اے
 گل ویرتے خنجر ویکھ زینب سڈ مارے ویرن غازی نوں
 نہ پچیا ویرن اجڑی دا توڑے سترہ قدم تک آگئی
 ڈٹھے ریت گرم تے کئی ٹکڑے ہم شیر نے ویر نمازی دے
 اے صبر بتول دی دھی دا ہا ہن کفن دے چھوڑ بھرا گئی اے
 بازار اچ پتھر جھلیندی رہی باغی دی بھین سڈیندی رہی
 مینوں قسم عباس دے علم دی ہے زینب نوں شام مکا گئی اے
 جیکوں شرم آند اہا بابے توں او فاسق نال کلام کرے
 دربار دی پیشی زینب دی سجاد نوں خون روا گئی اے
 ہووے غیرت گل بنی ہاشم دی وارث تطہیر دی چادر دی
 چید اغازی خد متگار ہووے کیوں وچہ بازار دے آگئی
 ہک مسلہ پچھدی اے عون دی ماسجاد امام زمانے دا
 جل مرنا ہے یا باہر آنواں لگ خیمیاں نوں ہن بھا گئی اے
 تنویر عباس تے زینب نے انج ویر دے نال وفا کیتی
 عباس دے بازو قلم ہوئے زینب چادر لٹوا گئی اے

نوحہ

آیا ہے عزادارو محرم دا مہینہ
 اُمت نے چھڑایا ہے سید توں مدینہ
 غش کھا کے گری لاشہ ہم شکل نبیؐ تے
 ماُجڑی ڈٹھا زخمی جدوں پتر دا سینہ
 بابا تیرے سینے دے سوا چین نہ آوے
 روندی ودی لاشاں وچہ معصوم سیکندہ
 چادر نہ رہی سرتے تیکوں کفن پویندی
 پردیس ہے مجبور ہاں بہوں دور مدینہ
 غم سارے شہیدال داتے درباراں دی پیشی
 سجاد دا دل لوگو ہے درداں دا خزانہ
 چپ کر کے ٹری ویندی کوئی وین نہ کیتا
 رونواں تے ظلم کردائے بہوں شمر کمینہ
 تنویر سمجھ ویندے جے قرآن مسلمان
 برباد نہ او کر دے محمدؐ دا سفینہ

نوحہ

شیر دا اے ماتم زینبؑ دی امانت ہے
 اے رسم نہیں لوگو شیعہاں دی عبادت ہے
 پاکڑیاں جیہڑا خون دے اتھرور ہیا روندنا
 زنجیر دا اے ماتم سجادؑ دی سنت ہے
 ٹردے ویلے غازی نوں ماُجڑی نے فرمایا
 کرنی تیں زینبؑ دے پردے دی حفاظت ہے
 مشکل ہے بہوں بیشک خنجر دے تلے سجدہ
 بازاراں دے وچہ ٹرنا زینبؑ دی شہادت ہے
 پردیسی توں مارو نہ بے جرم مسلمانوں
 شیر دا خون لوگو اے خون رسالت ہے
 نہ وین کیتے زینبؑ آج لاشے بھرانواں تے
 منگدی رہی اُمت توں رون دی اجازت ہے
 ماُجڑی رہی شمر دیاں ضرباں نوں گندی
 مقتل وچہ رہی روندی خاتون قیامت ہے
 تنویر نہیں قاری شیرؑ جہیا ملدا
 نیزے تے رہیا کردا قراں وی تلاوت ہے

نوحہ

در شہادت علی علیہ السلام

لوگو اے جنازہ ہے داماد پیغمبرؐ دا
سب مل کے کرو ماتم اس کعبے دے گوہر دا

حیدرؑ دے سوا جگتے آحمد دا وصی کوئی نہیں
عمران دے چن وانگوں دنیا تے سخی کوئی نہیں
قاتل نوں دیوے شربت کم ساقی کوثر دا
نہ وین کرے زینبؑ اے وقت نہیں آیا
سرج ڈیو بھینیں دے حسنینؑ کول فرمایا
دیکھے نہ علیؑ منظر دھیاں دے کھلے سر دا

ہتھ چم کر زینبؑ دے رو مولا علیؑ آکھے
اس کوئے دے وچہ آسیں زینبؑ توں رسن پا کے
بہوں فکر علیؑ نوں ہے زینبؑ تیری چادر دا
ثقلین دی بندگی توں ودھ گئی چندی ضربت ہے
جیں ساری عمر کیتی اسلام دی خدمت ہے
بنیا ہے نشانہ کیوں ملعون دے خنجر دا

زہر آدے جگر پار لے دُنیا تے صبر کر گئے
گچھ قتل تھے سید کئی زہر دے گھٹ بھر گئے
اسلام تے احسانِ اولادِ پیغمبرؐ دا

تنویرِ قریب آیا جاں وقت شہادت دا
سرِ حسن تے شاہ رکھیا ہائے تاجِ امامت دا
میرے بعد حسنؑ پچھرا توں وارث اس گھر دا

نوحہ

ہائے رُل کے جنگلاں وچ سیدؑ اسلام تے کرا حسان گئے
دے پردے زہر آجائیاں دے مظلوم بچا قرآن گئے

منہ سرخ طمچیاں نال کیتے بے وارث سمجھ کے حارث نے
مسلم دے ڈوہیں پچھڑے جاں کوئے وچ بن مسمان گئے
حُرمل نے تیر چلایا ہے معصوم نے گل ودھایا ہے
اصغرؑ نے ہس کے سچیا جاں کل مرسل ہو حیران گئے

آکھے لیلے رب منظور کرے میری محنت سال اٹھاراں دی
نہ دیکھے سرے اکبرؑ دے رہ دل دیوچ ارمان گئے
تیری زندگی وچ ناہی تک پوندی میری کوئے شام دیاں فوجاں تے
توں جھڑپاں غازی گھوڑے توں تڑپ بھین دے سارے مان گئے

کی خرچ رسولؐ دی آل کیتا اے اج تاکیں کہیں پچھیا نہیں
زہر آدے دل دے ٹکڑے سب اس دین تے ہو قربان گئے
بن کفن دفن ترے دن لاشے رہے رلدے پاک شہیدال دے
سر کوئے شام بازاراں وچ پڑھ نیزیاں تے قرآن گئے

لتھے مرن دے بعد زنجیر چندے تنویرِ اوقیدی نہیں بھلدا
ہائے زندگی موسےؑ کاظمؑ دی بغداد دے کھازندان گئے

نوحہ

شیرِ دی مقتل وچ کھڑی روندی زہر آجائی
تیر از خمی گلا پجھدی مجبور ہاں میں بھائی

ٹکڑے جگر حسن دے غازی دے بازو دیکھے
زینب دکھی نے ویکھی شیرِ دی تنہائی

شام غریباں لٹ گئے سادانیاں دے پردے
والاں نوں کھول زینب خاک شفا ملائی

ہتھ بند ہن رسن وچ رون دی نہیں اجازت
کوئی بھین بھرانواں انج لاش تے نہیں آئی

بازار سج گئے نے زینب ہے سر برہنہ
پردے بناوے فضہ پاکاں دی پاک دائی

رسیاں دیوچ سکینہ نیزے تے علی اصغر
معصوم دے گئے نے مظلوم دی گواہی

رت رون کیوں نہ آکھیا سجاوے ویکھی ہے
زہر آدیاں دھیاں دی بازاراں اچ رسوائی

تنویر قیدیاں نوں کوفہ نظر جاں آیا
زینب نوں یاد آئی بابے علی دی شاہی

نوحہ

چن زہر آ دے چھوڑ مدینہ کربل آن وسایا ہے
اکبر اصغر قاسم دے کے دین حسین چایا ہے

میرے نانے دی تصویر اکبر توں بھینیں دی تقدیر اکبر
زین گھوڑے توں ظالماں تیکوں نیزے نال لہایا ہے

پتر جوان دی لاش تے سید اٹھدا باہندا آیا ہے
اے اصغر یوں لٹا سکھیا نہیں دکھ دل داماں نوں دسیا نہیں

رب جانے کیس منگناں پانی اصغر نوں سمجھایا ہے
گھٹ پانی دے بدلے حُرمل ظلم دا تیر چلایا ہے

اے ٹکڑے حسن دی جان دے ہن انج لگدا ورق قرآن دے ہن
لاش یتیم تے گھوڑے بچ گئے امت ظلم وسایا ہے

خاک تے خون اج رُل گیا لوگوں کو بیوہ دا سرمایہ ہے
بہوں اوکھی منزل پیاس دی ہے بالاں نوں تانگ عباس دی ہے

مشک علم دے ٹکڑے چیم کے روندازہر آدا جایا ہے
چپ کر گئے معصوم کسے پانی دا نام نہ چایا ہے

نہیں وس لگدا کی بھین کرے بیہ خاک تے زینب وین کرے
بھین غریب نوں زین گھوڑے تے ویر نظر نہ آیا ہے

کوفے شام دیاں فوجاں وچہ گیا چھپ زہر آدا جایا ہے
موت بھرا دی کیویں سہہ گئی زینب ضرباں گندی رہ گئی

پاک رسول دی بوسہ گاہ تے شمر نے خنجر چلایا ہے
در خیمے توں ڈھدھی رہ گئی باہر قدم نہ آیا ہے

آگیا ویرن شام بازار سر ننگے ہن پردادار
پیدل ٹرن دا مستوراں نوں حکم لعین سنایا ہے
پھوپھیاں دی مجبوری نے سجاد نوں خون روایا ہے

پاک حسین دی شان اے بھل گئے کیوں بے دین قرآن نوں بھل گئے
جس دی خاطر عید دا جوڑا عرش بریں توں آیا ہے
قتل قرآن نوں قاریاں کیتا کہیں نہ کفن پویا ہے

حال سناوے کیا تنویر اے لٹ لئی زہر آدی جاگیر اے
مخدومہ دے سر توں اٹھیا پاک رسول دا سایہ ہے
محسن دے قاتل نے مظلومہ تے طاق گرایا ہے

نوحہ

شہادت علی اصغرؑ

اٹھی جاگ علی اصغرؑ ویرن تینوں لوریاں بھین سناوے
کیوں بولدا نہیں جن ویرن دل بھین دا ڈبدا جاوے
ارمان ہے بابل جایا تینوں رنج نہ بھین کھڈایا
جھولے دی ڈوری نپ کے معصوم کھڑی کر لاوے

توں اصغرؑ کیوں بے چین قربان کراں دارین
بہوں دور ہے تیری بھین صغراؑ نوں کوں بلاوے
چا پتر صغیر دا خون پیا روندائے چن خاتون
تینوں خیمے جے لے جانواں مستور نہ کوئی مر جاوے

اصغرؑ توں ہیں نادان تیں ونجناں وچ میدان
گیا ماریا چاچا غازی تینوں لڑنا کون سیکھا وے
چا مشک توں پاک نمازی گیا نہر فرات تے غازی
عباسؑ دے بازو کٹ گئے ہن پانی کون لے آوے

معصوم تے تیر چلایا حُرمل نوں ترس نہ آیا
ہوئی گود رباب دی خالی اُجڑی دا دل گھبراوے
آوے تیر تے نہ گھبراویں نہ ہتھ تے پیر ہلاویں
چمگل معصوم دا روکے اصغرؑ نوں ما سمجھاوے

دس بھین غریب نوں حال اے لگی رت کیوں کرتے نال اے
تنویر سکینہؑ ملی ملی کرے وین تے پئی کر لاوے

نوحہ

رب خیر کر کے دھی زہرادی پئی خیموں باہر آندی اے
 جیہڑی اپنے گھروچ زندگی بھر رہی بابل توں شرمندی اے
 بے جرم خطا تیرے شر وچوں سانوں ٹوریا نانا امت نے
 گل لا کی قبر محمد دی پئی سین زینب کر لاندی اے
 میرے ویردا قاتل ویکھ تاں سسی کر خوف خدا نہ خنجر چلا
 ایں دے بچن دے کوئی آثار نہیں ہر زخم توں رت پئی واہندی اے
 عباس دے وانگوں مقتل وچ لٹھی اٹھ توں درداں ماری ہے
 سلطان عرب دی لاش اتے آئی زینب اٹھدی باہندی اے
 میرا پتر امام توں رت نہ رو کر امر میں پیدل ٹردی ہاں
 کیوں سربابے دوڈھدھا ہیں پئی اٹھ توں اجڑی لاہندی ہے
 کوئی ویر ہوندا اج زینب دا سر ننگے نہ بازار آندی
 پئی لگ لگ نال دیواراں دے منہ والاں نال لکاندی اے
 سجاد توں پیچھے کیوں شام دیوچ زینب دا استقبال ہويا
 لگ پتھراں دی برسات گئی رہی ویر دے بال بچاندی اے
 کیا مشکل وقت ھیرا اتے ہن بن جعفر تیار ونبجوں
 گل لا کے عون و محمد توں پئی زینب اے سمجھاندی اے
 تنویر علی دیاں دھیاں جاں پارسیاں آیاں شام دیوچ
 دربار سجائے گئے سارے رہی خوشیاں امت مناندی اے

نوحہ

ہر کلمہ گو توں پیچھا تنویر اے سوال
 بے جرم بے خطا کیوں رُل گئی نبی دی آل
 جھولے دی ڈوری نپ کے آہندی کھڑی رباب
 قسمت میری عجیب نہ پورے ہوئے خواب
 کیوں یولدا نہیں اصغر اجڑی نوں دے جواب
 زخمی گلا ہے تیرا کیوں کرتا ہویا لال
 گھوڑے توں گریا غازی جنگ کربلا دی مکہ گئی
 زینب نے پچھیا ویرن تیری کمر کیوں جھک گئی
 ٹکڑے علم دے سید زینب دی جھولی پائے
 روئیاں بتول جائیاں کھل گئے سراں دے وال
 بازار شام دا ہے پتھر جھلیندی پئی آل
 اٹھ پہر ہو گئے نیں پیدل میں ٹردی رہی ہاں
 باغی دی بھین آگئی یکھندے نیں شام والے
 بند اکھیاں کرنہ ویرن اج ویکھ ساڈا حال
 بے شک خلیل رب دے منزل صبر ویکھائی
 اکھیاں دے پٹیاں بھن کے لیکن چھری چلائی
 اکھیاں نوں کھلیاں رکھ کے لاشہ پیرتے آکے
 سینے چوں بر چھی کڈھنی شہر دا کمال
 اے فکر مینوں ویرن بازار شام آیا
 مجمع شرابیاں دا توں سوچ زہرا جلیا
 فاسق دے نال کرنی ہے میں جدوں کلام
 سجاد مر نہ جاوے غیرت دے سوال

نوحہ

شہادت علی اصغرؑ

اصغرؑ دے نازک گل دے وچ جدوں لگ محرم دا تیر گیا
گل لا کے تڑپدے اصغرؑ نوں بہہ خاک اتے شیرؑ گیا

اصغرؑ تیرا پانی سنگنا تا زندگی ربابؑ نوں نہیں بھلنا
دتا ایسہ جیہا پانی ظالماں نے کر چپ اصغرؑ بے شیرؑ گیا

کریاد تیری صورت پیاری میں رونا ہے عمراں ساری
تن نوکاں والا تیر اصغرؑ تیری ما دا کلیجہ چیر گیا

کیتے ظلم اصغرؑ معصوم اُتے چھ ماہ دے بال معصوم اُتے
دو واریں کھڑے جرم دے وچ ہو قتل اے بال صغیرؑ گیا

تیرے بعد سکینہؑ کی جیوے کیویں بھین تیری پانی پیوے
تن دن دا پیاسا دنیا توں ٹر میں اجڑی داویرؑ گیا

کر صبر ربابؑ شیرؑ آکھے تیرے پتر نوں آیا ہاں دفنا کے
جیہڑا خواب خلیلؑ نے بھیا ہادی اصغرؑ کر تعبیرؑ گیا

بے مثل تاریخ دی وجہ ڈس دی تنویرؑ شہادت اصغرؑ دی
توحید دا کلمہ کر بل وچ کر خون دے نال تحریرؑ گیا

نوحہ

کالا علم گواہ اے غازیؑ تیری وفا دا
پرچم تیرا ہے ضامن اسلام دی بقاء دا

بابے دی شکل والا ام البنینؑ جلیا
قائم رہے ہمیشہ تیرے علم دا سایہ
تسیاں دا آسرا توں ضامن میری ردا دا

مل ویندی جے اجازت غازیؑ جری نوں جنگ دی
ویراں دے قاتلاں توں زینبؑ ردا نہ منگدی
ترڈا نہ سانگا لوگو اتخ بھین تے بھرا دا

اصغرؑ نوں چا سکینہؑ غازیؑ دے کول آئی
مر جاوے نہ پیاسا تیری فوج دا سپاہی
پانی سوا نہیں مچدا سرمایہ میری ما دا

فوجاں دی بھیر دے وچ جاں آیا نظر نہ غازیؑ
ہک وار خیمے ول آ رو رو سکینہؑ آھدی
منگساں کدی نہ پانی کر دی سکینہؑ وعدہ

تیری وفا تے غازیؑ نازاں میرا رسولؑ
حسنینؑ تے علیؑ بھی ممنون ہے بتولؑ
جعفرؑ طیار توں ہیں مظلوم کربلا دا

غازی داسر ہے زخمی کٹیاں گئیاں نہیں بانسواں
معصوم جام چاکے تگدے کھڑے نہیں راہواں
مشکیزہ پھٹ گیا ہے لگا تیر ہے جفا دا

تیرے بعد غازی ویرن پہرے میں ڈیندی پئی آں
بے وارثاں دے وانگوں میں شام ویندی پئی آں
بے گورو بے کفن ہے لاشہ میرے بھرا دا

تنویر سر برہنہ قیدی نبی دی آں
نہیں دیکھ سگیا غازی غیرت دا ہا سوال
نیز۔ اُتے نہیں چڑھیا فرزند مرتضیٰ دا

نوحہ

زینبؑ وطن توں ٹر پئی عباسؑ دے سہارے
ویراں داسایہ سرتے ہے غازی پہرے دار

میت حسنؑ بھراتے مینہ تیراں دے وسائے
بیعت نہیں میں کیتی بس میری اے خطائے
مجبور ہو کے چھوڑی نانا تیری مزار اے

صغراؑ نوں خواب دے وچ بابے نے اے ڈسایا
اکبرؑ نوں مار نیزہ گھوڑے دی زیں توں لاہیا
بیمار صغراؑ کر نہیں اکبرؑ دی انتظار اے

امداد کس توں منگوائیں ہمیشہ نوں ڈسائے
اکبرؑ عباسؑ قاسمؑ باقی نہ کوئی رہیا ہے
غربت دے ہو کے دے نہیں دشمن نے لوگ سارے

تیرے بعد بابا خیمے انہاں شامیاں جلائے
پھوپھیاں دے سر توں بقتے تیرے قاتلاں لہائے
زخماں توں رت ہے جاری ظالم تے دُر اُتارے

شامِ غریباں آگئی زندہ نہیں عباسؑ
رونِ یتیمِ جسدِ زینبؑ دیوے دلا سے
عباسؑ کے زینبؑ ڈینڈی کھڑی ہے پہرے

سید دے پیاسے گل تے خنجر شمر دا چلیا
کربل نجف مدینہ تنویر عرش ہلیا
زہر آدے وال کھل گئے روندی ہے زار و زار اے

نوحہ

در شہادت حضرت علی المرتضیٰ
 حسینؑ تے زینبؑ دے سر توں گیا اٹھ بابے دا سایا ہے
 جدے وچ ابنِ ملجم نے حیدرؑ تے خنجر چلایا ہے
 میڈے بعد رسولؐ دی آل اتے آوسیں دور مصیبت دا
 کربل دے بن وچ لٹ جاناں زہراؑ دا گل سرمایا ہے
 انہاں لٹنی ہے چادر تیری زینبؑ نوں اکھیا شیر خدا
 سر زخمی بابے دا جسد زینبؑ نے جھولی پایا ہے
 تیں مرنا زہر دے نال حسنؑ شیرؑ دی لاش پامال ہو سیں
 چم حسنؑ دا منہ شیرؑ دا گل حیدرؑ نے رو فرمایا ہے
 توں قتل تھئیوں پیشک مولا شیرؑ وانگوں مظلوم نہیں
 تیڈی لاش تے دھیاں وین کیتے تیکوں پتراں نے دفنایا ہے
 شیرؑ توں خاص خیال رکھیں کلثومؑ دی کوئی اولاد نہیں
 ہے شرم دی ملکہ ماوانگوں رو حیدرؑ نے فرمایا ہے
 توں حق دا ولی احمد دا وصی تیڈے صبر توں ہن حیران نبی
 تیں اپنے سامنے قاتل نوں شربت دا جام پلایا ہے
 تنویر کھڑا جبرائیل روے کرام پیا ہے کوفے وچ
 عباسؑ حسینؑ تے حسنؑ جڈاں بابے دا میت اٹھایا ہے

نوحہ

در شہادت حضرت علیؑ علیہ السلام
 اسلام دا محسن قتل ہو یا سرتاج رسولؐ دی دھی دا
 زہراؑ لال یتیم ہوئے گیا ماریا ویر نبیؐ دا
 ایں دی کعبہ جائے ولادت ہے مسجد وچ پائی شہادت ہے
 توحید رسالت دی نصرت جیندا مقصد ہا زندگی دا
 ہک ضرب چیدی جنگ خندق دی ثقلین دی بندگی توں ودھ گئی
 افسوس ہے ابنِ ملجم تے کیوں بھل گیا شان علیؑ دا
 اے پہلا لال ولایت دا حیدرؑ ہے فخر امامت دا
 ہائے کلمہ گو سب مل کے اٹھاو اے تابوت علیؑ دا
 نہ میت حسنؑ دے تیر ڈٹھے نہ لاش حسینؑ پامال ڈٹھی
 غیور علیؑ تیں ویچھیا نہیں سر نگا زینبؑ دھی دا
 عمران دا چن فاتح خیبر کیوں بعد رسولؐ خاموش رہیا
 حق پاک بتولؑ دا غصب تھیا ڈٹھا لوگاں صبر علیؑ دا
 توں خوش قسمت ہیں مولا علیؑ تیکوں غسل کفن ڈتا پتراں نے
 رہیا ترے ڈینہ باجھ کفن لاشہ تیرے پتر حسینؑ سخی دا
 تنویر علیؑ فرمایا ہے گل لا کلثومؑ تے زینبؑ نوں
 میکوں درد روئندائے دھیاں دی درباراں دی پیشی دا

نوحہ

در شہادت حضرت علی المرتضیٰ

بابے دے پاک جنازے تے آئی پنجتن دی غمخواراے

سر زخمی ویکھیا بابے دا ہوئی کئی ٹکڑے دستاراے

کھرام پیہا ہے کوفے وچ سن وین علی دیان دھیاں دے

ہو وچ پردیس یتیم گئے اج جنت دے سردار اے

پیشانی چم کے حیدر دی آکھے زینب اج میں اُجڑ گئی

ہن موت دی زردی چھا گئی ہے نہیں چن دے کوئی آثاراے

سن خبر شہادت حیدر دی سر خاں پا کے روندار ہیا

در زہرا نے جبرائیل آئیں آیا ہن کے ماتم داراے

توں بھین اٹھاراں ویراں دی جیہڑے ضامن تیرے پردیاں دے

تیرا مان سلامت رہے زینب عباس علمبرداراے

سر ننگے پیدل ٹرنا ہے توں پتھراں دی برسات ویوچ

کریں حوصلے نال عبور زینب توں شام والا بازاراے

تنویر علی سمجھایا ہے کریں زندگی بھر عباس وفا

حسنین دابن کے توں نوکر زینب دا خدمتگاراے

نوحہ

در شہادت حضرت علی المرتضیٰ

شاہ نجف دے سر تے خنجر شقی چلایا

جبرائیل وین کردا در فاطمہ تے آیا

ہل گئی زمین کوفہ ماتم ہے دو جہاں وچ

بابے دا زخمی سر جاں زینب نے جھولی پلایا

کھولیں نہ وال زینب بابے دی زندگی وچ

قائم رہی ہمیشہ ویراں دا سر تے سایا

قاتل نوں ویکھ پیاسہ شربت پلایا سید

ہو قید ابن ملجم جڈاں سامنے ہے آیا

مظلوم بہوں حسین توں خوش نصیب مولا

تیکوں کفن ہے ملایا پتراں جنازہ چلایا

کعبہ جائے ولادت مسجد دیوچ شہادت

حیدر سوا کسے بھی اعزاز نہیں اے پلایا

حسنین چا جنازہ ٹر پئے نجف دے پاسے

زینب نوں یاد اس دم ما دا جنازہ آیا

تنویر کربلا دی ہوئی کوفے ابتداء اے

مسجد دے وچ علی دا ناحق لہو بہلایا

نوحہ

در شہادت حضرت علی المرتضیٰ

اسلام دے محسن دا اج یوم شہادت ہے
غم ساقی کوثر دا مومن دی عبادت ہے

جاں مسجد کوفہ وچ زخمی ہوئے شیر خدا
زینب دے کیتے بن گئی اے خبر قیامت اے
تاریخ دے وچ سانوں کوئی ملدی مثال نہیں
قاتل نوں دیوے شربت اے شان امامت ہے

عباس کوں حیدر نے پارت ڈتی زینب
اے شرم دی ملکہ ہے زہرا دی امانت اے
شیر تے غازی نوں فرمایا علی مولا
کرنی تسال زینب دے پردے دی حفاظت ہے

حسنین یتیم تھئے خوشیاں ہن شام دیوچ
ہو خواب گئے پورے اج اموی خلافت دے
تویر نوں شاہ نجف کوئی ہور نہیں خواہش
حسرت ہے کراں تیرے روضے دی زیارت ہے

نوحہ

در شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم

کاظم امام نوں ملی کس جرم دی سزا
بابا رضا دا قید گیا ظلم دی نبھا

تنگ اتنا قید خانہ تاریخ ہے گواہ
کروٹ بدل نہ سنگدالے وارث رسول دا
ملی زہر ترے آیام تڑپدا رہیا امام
وارث قریب نہیں کوئی جیہڑا کرے دوا

میت تے وین کیتے جناب بتول نے
ہن تاں کوئی غریب دے زیور ڈیو لہا
بے وارثاں دے وانگ نہ ایس کوں دفن
کرو
رک جاؤ پڑھیں آکے جنازہ ایس دارضا

دیکھے نشاں بدن تے زنجیراں تے زہر دے
چم داغ رویا خون ہے بیمار کربلا
روئے امام ریں دی زیارت دے واسطے
بغداد والے پل تے جنازہ رکھا گیا

روضہ نبی توں قیدی بنایا امام نوں
کیتا نہ گجھ رسول دا امت شقی حیا
ملدا پیا ہے اجر رسالت دا نانا ویکھ
آئی جناب زینب کلثوم دی صدا

تویر مر کے ہو یا رہیا بے وطن اسیر
ظلم و ستم دی ہو گئی سید تے انتہا

نوحہ

زہر آدے چن دی لوگو درداں بھری کمانی
بھل دی نہیں موت قاسم اکبر دی نو جوانی

سجاو ہر قدم تے روے لہو دے آنسو
بازاراں دے وچ آئی سرنگے زہر آثانی

قربان کیتی سید دین نبی دی خاطر
زہر آ دی پاک چادر عباس دی جوانی

آکھیں تاں جوڑا تیرا عرشاں توں میں منگانواں
بھینیں توں ویر منگ نہیں پوشاک توں پرانی

ہل گئی زمیں کربل روئے حسین صابر
منگیا جدوں اصغر نے امت شقی توں پانی

یہمار ناتواں نوں مارو نہ تازیانے
سجاو مرنہ جاوے میرے ویر دی نشانی

مظلومیت دے خطبے بازاراں وچ سناویں
میرا خون چھپ نہ جاوے کریں بھین مہربانی

تنویر اے جیہا کوئی ملدا نہیں نمازی
خنجر شمر رواں ہے سجدے دیوچ پیشانی

نوحہ

سبط نبی دی لوگو بس ہو ر کوئی خطا نہیں
بیعت یزید فاسق کبھی شاہ ہدا نہیں

میرا نام ہے سکینہ جھڑکاں نہ دے کمینہ
کچھ ترس کر اے قاتل میرا ہو ر کوئی رہیا نہیں

مقتل دیوچ سکینہ آکھے غریب بابا
گل تیکوں کیوں لاناواں تیراں نوں خالی جاء نہیں

زہر آدے وال کھل گئے پاسے دے در بھل گئے
توں بوسہ گاہ نبی تے خنجر شمر چلا نہیں

آکھے رباب رو کر نہ تیر مار ظالم
جیہڑا بول دی نہیں سنگد اس دا قتل روا نہیں

مظلوم توں حسین مجبور اجڑی بھین
تیری لاش بے کفن ہے میرے سر اُتے روا نہیں

تنویر ویکھ فوجاں گھبرا گئی ہے زینب
ہن غازی ویر کوئی نہیں چدا میرا بھرا نہیں

نوحہ

ٹڑپئی اے شام زینب سجاؤ دے سہارے
شیر نال کوئی نہیں نہ غازی پھریدار اے

سایہ نہیں ہے سرتے عباس دے علم دا
پتھراں دی وسدی بارش جس راہ توں قیدی لنگدا
بابے دے قاتلاں توں گیا شام تائیں منگ دا
زہرا دی پاک چادر بھینیں دے گوشوارے

رو آکھے فروا ویکھے ٹکڑے جگر حسن دے
تیراں دی ہوئی بارش جھگڑے پئے دفن دے
قسمت ویکھائے قاسم ٹکڑے تیرے بدن دے
میں تیراں سال چڑا گن گن کے دن گزارے

توں ویکھ ویر کتنا ماحول ہے خراب
کلثوم فروا لیلی میرے نال ہے رباب
دربار شام دا ہے توں آپ دے جواب
پچھدائے یزید یکھڑی دھی حیدر کرار اے

آکھے سکینہ بی بی گل باہیں پابھر اے
نبھ ویسیں قید وکھری نہ فکر کر سجاؤ
روندی میں مرنہ جانواں رکھیں بھین نوں توں یاد
ہر شام کر ساں دیرن میں تیرا انتظار اے

ہمشیر مر گئی ہے زنجیراں وچ ہے بھائی
رب جانے کیویں میت سجاؤ نے اٹھالی
عابد نے تنہا تربت معصوم دی بنائی
حیراں کھڑا اے میت کیویں لحد وچ اتارے

تنویر شام آئی ملکہ شرم حیاء دی
بے غیرتاں نے کیتی ہے شہر وچ منادی
آکھے شمر توں پیدل ٹرنا رسول زادی
یثرب نہیں ہے زینب اے شام دابازار اے

نوحہ

مظلوم دا اے ماتم کائنات دیوچ جاری
محشر دے روز تائیں نہیں رکنی عزاداری

میدان جنگ ہے اصغر جرات علی ویکھاویں
ہے وقت امتحاں دا ہتھ پیر نہ ہلاویں
نازک گلا ہے تیرا حرمل ددا تیر بھاری

ہو سین جوان قاسم گن گن کے دن گزارے
تیری لاش وانگوں بکھرے فروادے خواب سارے
کر یاد تیری صورت مارو سین عمر اں ساری

نانے دی پگ ہے سرتے چرے تے خون اصغر
گل لاسکینہ دھی نوں چھیا ہے بھین داسر
زینب دے دیر کر لئی ہائے موت دی تیاری

ارض و سماء دی ملکہ تفسیر انما دی
محتاج ہے ردا دی اج اور رسول زادی
دنیا نوں ہے سکھائی زینب نے پردہ داری

پچناں نہیں ویر اصغر ہوندی خبر جے میکوں
مشکیزہ دے چاچا کدی بھیجی نہ تینوں
گئی شام تائیں روندی بابے دی موت ماری

تنویر آکھے زینب ساڈا حال ویکھ بھائی
تیڈے بعد بن قیامت شام غریباں آئی
سجاد نوں اے پچھ لے جیویں رات میں گزاری

نوحہ

زہر آدے اجڑے گلشن دا جس دل دیوچ ارماں نہیں
جیکوں درد نہیں چادر زینب دا او غیرت مند انسان نہیں

میں زینب ہاں اے کوفہ ہے اگے بھیڑ بازاری لوگاں دی
کیویں میں بازار عبور کراں کوئی پردے داسامان نہیں

کر قتل اولاد محمد کوں دوڑائے گھوڑے لاشاں تے
نہیں سمجھیا مطلب فے القربا یا پڑھیا پاک قرآن نہیں
تیری خاموشی دے چن اکبر ما سمجھ گئی مطلب سارے
انج موت دی رخصت مانواں توں کدی منگدائے پتر جوان نہیں

نہیں لہدا لاشہ قاسم دا حیران کھڑی ہے مقتل وچ
قاسم دی موت نوں بھل جاناں فروا کیتے آسان نہیں

ہتھ جوڑ رباب آکھے مولا بے چین صغیر ہے جھولے وچ
هل من ناصر نوں سمجھ گیا اصغر اتنا نادان نہیں

میری پگ دا وارث عابد ہے ایں دا زینب آپ خیال رکھیں
اے جگ دشمن سجاد سوا تیرا بھین کوئی نگہبان نہیں

کرو ماتم رنج کے وین کرو سجاد نے آکھیا پھوپھیاں نوں
اے روضہ پاک رسول دا ہے کوئی شام دا اے زندان نہیں

تنویر گئے مارے سید کئی نال زہر کئی قیداں وچ
بغداد تے کوفے والے سانوں بھل سنگدے زندان نہیں

نوحہ

سجادِ دی زندگی مکہ گئی اے ہر دکھ گیا صبر دے نال نبھا
نہیں اُف کیتی بازاراں وچ دیکھی پیدل ٹردی دھی زہرا

سجادِ علاج توں کر اپنا اے رت اکھیاں دی رک جاوے
توں بھین سکیںہ کراے دعا تیرے ویردی زندگی مکہ جاوے
جدوں موت آئی رت رُک جاناں اس مرض دی نہیں کوئی ہو ردوا

اے شمر آکھے سجادِ ڈسا کیوں بھین تیری اج بولدی نہیں
میں پچھیا حال سکیںہ توں اے روندی ہے لب کھولدی نہیں
کیویں بولے ظالم سوچ ذرا تنگ رسیاں وچ معصوم گلا

کر بل توں لے کے شام تائیں ہر ظلم ستم تے چپ رہی اے
دربار دے در تے رُک گئی اے حد صبر زینبِ دی مکہ گئی اے
کیویں آکھاں وچے دربار دے جاہن بھین نون بابا توں سمجھا

ایں دے درد جہاں توں وکھرے ہن غم دل وچے موت بہتر ہوا

گل طوق تے پیریں پیریاں ہن نالے درد زینبِ دی چاوردوا
گیا بدل شباب ضعیفی وچے پیا، ٹردا عابد کمر جھکا

ایں دے رون تے پابندیاں نے نہیں وس لگدا کی بھین کرے
ہویا لحم حسینِ داناں لے کے نہ زینبِ اُجڑی دین کرے
شیر دے ماتم دی حسرت لے دل وچہ گئی اے عون دی ما
آئی دیکھ میں شام تے شامیاں نون جہڑے ظلم ہوئے نہیں بھل سنگدی
ملے مرن دے بعد سکون مینوں بس ہو رتے میں کچھ نہیں منگدی
توں اکبرِ دی جاگیر دے وچہ وے بھین غریب نون قبر دی جا
تیرے سینے باجھ نہ چھین آوے او خاک اُتے سوندی رہی اے
کریاد اصغر تے غازی نون وچہ قیدال رو رو مر گئی اے
میں قبرستان مسافراں وچہ آیاں بھین سکیںہ نون دفنا
تویر رو آکھے عبداللہ دھی زہرا دی کوئی حال سنا
کیویں مارے زینبِ ویر تے دربار گئی کیویں باجھ روا
مینوں خبر ہے قیدن رہی ہیں توں نہ رسیاں والے داغ چھپا

نوحہ

شیرتے زینبؓ دا اسلام تے احسان
اک ملکہ ہے عصمت دی اک دین دا سلطان
واہ اجر رسالت و امت نے ادا کیتا
تفسیر ہے سر ننگے نیزے اتے قرآن
شیرتے لاشے تے اے وین کیتے زینبؓ
محتاج کفن توں ہیں سر بھین دا عریان
بن قیدی بازاراں وچ کیوں بنت علی آگئی
ہووے جیندے پردے دا عباس نگہبان
خنجر دے تلے سجدہ میں بھین ادا کرنا
زینبؓ تیری قسمت وچ ہن شام دا زندان
آحمد دے نواسے دے کوئی ہو نہیں قاتل
قاری تے نمازی ہن کئی حافظ قرآن
زینبؓ نے بھرا سڈیا تعظیم کیتی غازی
حر تیرے مقدر تے تقدیر بھی حیران
قاسم تے علی اکبرؓ عباسؓ دیاں بانہواں
اسلام تے بھین دے پردے کیتے قربان
لٹ چادر اں کر قیدی اے شمر لعین آکھے
سڈ غازی نوں ہن زینبؓ کرے پردے دا سامان
حسرت ہے نگاہواں وچ گل ویرداں حمدی اے
زینبؓ دا بھرا لوگوں کھ لفظ دا مہمان
تویر نہیں رکنا مظلوم دا اے ماتم
زہر آدے لٹے گھر دا ہر دل وچ ارمان

نوحہ

اربل دی سر زمیں تے لٹ گئی بتول زادی
ہو لئی اسے سر برہنہ تفسیر انمادی
مقتل و نجن توں پہلے آیا خیمے وچ امام
بھین نوں کیتا سید جاں آخری سلام
حسرت دے نال ویکھی زینبؓ شکل بھرا دی
دے زہر نکالیاں نے جس دا سہاگ لٹیا
قائم و آبادی وچ لربلا دے مکیا
دھنسی نہ باہے حالت قائم دی اجر کی مادی
ام البنین دا چن گھوڑے توں لہ گیا اے
ہتھ رکھ کمر تے مولا شیر بہہ گیا اے
زینبؓ دے وین آئے نہ ہوش رہی ردا دی
نیزے توں ویکھیا جاں زینبؓ داسر کھلا ہے
غیور سبہ نہیں سچیاں نیزے توں جھنر گیا ہے
جک تے مثال کوئی عباسؓ دی وفادی
کوفے دے وسدے لوگوں بازار سب سجاؤ
پھلاں دی جاہ تے بے شک پتھراں دا مینہ وساؤ
آگئی ہے دھی علیؓ دی ہوئی شہر وچ منادی
عظمت نبی دے مندے تویر جے مسلمان
وچ کر بلا نہ کر دے گھر فاطمہؓ دا ویراں
پردیس وچ نہ رلدی اولاد مصطفیٰؐ دی

نوحہ

زہرا دیاں دھیاں دا غمخوار رہیا کوئی نہیں
 عصمت دیاں پلایاں دے اج سرتے ردا کوئی نہیں
 نہ تیر چلا حُرمل اے لڑن دے قابل نہیں
 پانی پیامگدائے ایں دی ہو ر خطا کوئی نہیں
 غیرت دا تقاضا ہے رت رُکدی نہیں اکھیاں توں
 عابد دی بیماری وی دنیا تے دوا کوئی نہیں
 میں شام دی رانہواں تے پردیس دے وچ مرنا
 اکبر تیری نگری وچ میری قبر دی جاہ کوئی نہیں
 رُدی نہ کدے پیدل بازاراں دے وچ زینب
 پردے دا محافظ اج عباس بھرا کوئی نہیں
 کیا لے کے ونجے زینب نانے دے مدینے وچ
 نہ ویر رہے پچیا سجاؤ سوا کوئی نہیں
 پوشاک پرانی وی لٹ لئی اے مسلماناں
 مظلوم زمانے تے شیر جیہا کوئی نہیں
 بے درد مسلمانوں اے کون ہے پہچانوں
 تصویر محمدؐ دا تساں کیتا حياء کوئی نہیں
 تنویر آکھے زینب میکوں غازی اتے نازاے
 عباس جہی کرنی کہیں ہو ر وفا کوئی نہیں

نوحہ

احسان گل جہاں تے مظلوم کربلا دا
 انسانیت دا محسن وارث ہے انبیاء دا
 آہدھی کھڑی سکینہ نہ کر ستم کمینہ
 میکوں یتیم کر نہیں کچھ خوف کر خدا دا
 سین دی غلامی کیتی ہے زندگی بھر
 اج نانیں علم گواہ عباس دی وفا دا
 شیر ٹریا جسدِ کر آخری سلام
 حسرت دے نال زینب ڈھدھی منہ بھرا دا
 ایں داناں ہے حسین زہرا دے دل چین
 نہیں ویر میرا باغی فرزند ہے مصطفیٰ دا
 درلہما کے شمر آکھے غازی نوں سڈ سکینہ
 بابے دا سینہ بھل ونج کر فکر توں ردا دا
 لہدی نہ میری چادر شام غریباں ویرن
 تیکوں کفن پویندی تطہیر دی ردا دا
 تنویر جھولا خالی کدی گود ویکھدی ہے
 کیا حال میں سناؤاں اصغر دی اجڑی مادا

نوحہ

اذان جناب علی اکبرؑ عاشورہ

شیر آکھے پڑھ بسم اللہ دے فجر دی توں اذان اکبرؑ
ہمشکل نبیؑ آواز تیری سن لے آج کل جہان اکبرؑ

اذان دیوچ علی اکبرؑ نے جڈاں نام محمدؐ دا چلایا
آئے وین بتولؑ دیاں دھیاں دے شیرؑ نے روکے فرمایا
میراوسدا گھر توڑے اجڑو نجیں رہے قائم اے اذان اکبرؑ

سر پترتے سرے ویکھن دی ہر مادی حسرت ہوندی اے
اکبرؑ دے خون دی لامیندی پئی لاش تے وین کریندی اے
میں اجڑ گئی پردیس دیوچ میرے ترٹ گئے سارے مان اکبرؑ

گل باہیں پا کے معصومہ جتھے ویر اکبرؑ دا سینہ اے
لکھ شکر ہے صغرا کول نہیں روکے آکھے سین سکینہ اے
او مرویندی جے سن لیندی تیری آخری اج اذان اکبرؑ

اج موت دا گرہ بازار ہو سیں جس وںجناں ہے اُس نہیں ولنا
جاں دن ڈھلنا جنگ مک وںجناں میں خنجر تلے سجدہ کرنا
زینبؑ کلثومؑ دے پردیاں دا ہو سیں اللہ خود نگہبان اکبرؑ

تنویر بلا کے ہک پاسے ما اکبرؑ نوں پئی سمجھاوے
سرتاج میرا ہے مشکل وچ نہ ماتیری تے حرف آوے
شالا ویر زینبؑ دا چچ کر جان اپنی قربان اکبرؑ

نوحہ

ماتم بھرا دا کر دی گئی شام زہراؑ جانی
سجاؤ باقی زندگی رت روندیاں نبھانی

ناویں دی شام تائیں سجاؤ با جوان
بابے دا حکم ملیا تیرا شام امتحان
پھوپھیاں دے نال جاناں توں بن کے ساربان
یکدم ضعیفی آگئی انج چوٹ دل تے آئی

زینبؑ حسینؑ خاطر تربت بتولؑ چھوڑی
سرور توں ہے واری زینبؑ نے اپنی جوڑی
خنجر شمر نے بن وچ زینبؑ دی آس توڑی
رب جانے کیویں سہہ گئی شیرؑ دی جدائی

کوفے دے وسدے لوگو بازار اج سجاؤ
آگئی ہے دھی علیؑ دی سارے خوشی مناؤ
عباسؑ نال کوئی نہیں پتھراں دا بینہ وساؤ
بھل جاوے بنت زہراؑ بابے علیؑ دی شاہی

خرمل دا تیر جھل کے نیزے تے چڑھ کے اصغرؑ
زنخیر طوق پا کے بابے دے نال باقرؑ
ریساں دیوچ سکینہؑ دیوے دہائی رو کر
معصوم دے گئے نے مظلوم دی گواہی

مقتل حسین دیوچ آئی بھین ہو اسیر
آکھے شمر کمینہ پہچان اپنا ویر
رسیاں اچ ہتھ بندھے نے کیویں ہٹانواں تیر
کوئی بھین انج کدے نہیں میت بھراتے آئی

قیداں نبھا وطن تے آئی نبی دی آل
روضے نبی تے سب نے کھولے سراں دے وال
ہل گئی قبر نبی دی دھیاں دا ویکھ حال
جاں داستاں ستم دی زینب نے آ سنائی

قسمت علی دی دھی دی تنویر بہوں عجیب
نہ ویر دا کفن ہے اتنی ہوئی غریب
زندان بن گئے نے زینب دے کیوں نصیب
دربار شام داھے رسیاں کھڑی ہے پائی

نوحہ

زینب چا لیا ہے اسلام دا نظام
توڑے آپ بن کے قیدی و نجاناں پیہا ہے شام

کل رات میں نہ آئی تیری لاش تے حسین
بردی ردا بھی لٹ گئی مجبور ہوئی بھین
تیرے کفن دفن دا نہیں کوئی انتظام

اگ خیمیاں نوں لگ گئی کیویں بال میں چاوانوں
جل جانواں یا کھلے سر خیمے توں باہر آنواں
دس کی کراں میں عابد توں وقت دا امام

دیراں دی موت دے غم زینب نوں انج مکا گئے
وارث بتول نوں ہائے بازار شام کھا گئے
درداں دی ماری زینب کر سسکی نہیں قیام

ہے تحت یزید اے میں ہاں بتول ذادی
کر سی نشین سب ہن دربار وچ شرابی
فاسق دے نال ویرن کیویں کراں کلام

وعدہ ہے خون تیرا ویرن چھپن نہ ڈسیاں
گلیاں بازاراں دے وچ تبلیغ انج کریاں
کر لازوال ویساں شبیر تیرا نام

تاریخ انبیاء وچ ملدی نہ کوئی مثال
بازاراں وچ کھلے سر آوے نبی دی آل
ناموس مصطفیٰ دا نہیں کیتا احترام

تنویرِ رسیاں پا کے مقتل دیوچ ہے آئی
لہدی رہی بھرانواں بہوں دیر زہر آجائی
گل ویرنوں نہیں یا بس کیتا ہے سلام

نوحہ

غازی دی بھین زینب محتاج ہے ردا دی
وچہ کربلا دے لٹ گئی ملکہ شرم حیا دی

رہی منتظر ہے صغرا بابے نہیں بلایا
وعدہ گزر گیا ہے اکبر نہ لین آیا
شالا خیر ہو وی ویرن صغرا پئی آہدھی

تیرے گھم دی میں غازی تعمیل انج کریاں
ویراں دے شہر دیوچہ پیدل میں چل کے ویاں
ہو گئی اے بھین تیری پیدل ٹرن دی عادی

جھل تیر مسکرایا جہڑا بول وی نہیں سنگدا
اصغرا نوں کیس سکھایا انداز اے مرن دا
ملدی مثال کوئی نہیں اصغر دی اس ادا دی

جلدے خیام ویکھے رُنیاں بتول جاناں
زینب دے بازواں وچہ ظالم جاں رسیاں پایاں
مر گئی مرن توں پہلے بھل موت گئی بھرا دی

کیتا کفن دفن دا نہیں بھین انتظام
مجبور ہوئی زینب و نجاں پیا ہے شام
مظلوم دا کفن ہے بنی خاک کربلا دی

زندان آگیا ہے ہن وال میں کھلیساں
ماتم بھرا دارج کے وچہ شام دے کریاں
سجّاد دے اجازت آکھے بتول زادی

پیاسہ شہید ہویا نواسہ رسول دا
تنویر گھر ہے جلیا دوبارہ رسول دا
ہوئی کربلا دے بن وچہ تکمیل حسبنا دی

نوحہ

لٹ گیا دشت وچہ گلشن پنچتن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

نہیں مدینہ وطن توں بہوں دور ہاں
میں ہاں امت دی قیدی تے مجبور ہاں
ہتھ کھلے ہوندے تیکوں کریندی دفن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

تیکوں پتر ال دے کیتے میں پر جانواں ہا
لاش نوںیری ویرن میں گل لاناواں ہا
ہوندا پامال نہ ویر تیرا بدن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

ویکھو سجّاد بیمار دی بے بسی
جاں سکینہ دکھی قید وچہ مر گئی
بھین نوں میلے کرّتے دا پایا کفن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

مان زینب دا غازی بھرا نہ رہیا
ملکہ اے دوسراء ہوئی بے آسرا
لاش عباس تے آئی پا کے رسن
بھین ہے بے ردا ویر ہے بے کفن

ضرباں خنجر دیاں بھین گندی رہی
شام دا اے ہے بازار مقتل میری
بند توں اکھیاں نہ کروکھ زہر آدا چن
بھین ہے بے رداویر ہے بے کفن

جلدے خیام پئے دیوے زینب صدا
جگ دامشکل کشاء ساڈے پردے بنا
کر پتیمال دی امداد خیبر شکن
بھین ہے بے رداویر ہے بے کفن

رو نہیں سنگدی تینوں ویر قسمت میری
لاش دھپتے تیری چھوڑ کے میں چلی
گرمی صحراں دی تیرا نازک بدن
بھین ہے بے رداویر ہے بے کفن

لاش قاسم دی جوڑی جان مظلوم نے
وین کیتے نے تنویر کلثوم نے
بھین اُجڑی نوں یاد آگیا ہے حسن
بھین ہے بے رداویر ہے بے کفن

نوحہ

پترال دی موت دا غم کدی بھلدیاں نہیں مانواں
اکبر تیری جوانی میں کس طرح بھلاناواں

میں اٹھدا باہندا پچوا آ تیرے کول ویساں
حالت نوں دیکھ میری تیرا لاشہ کیوں چھساں
اکبر میں چا نہیں سگیا عباس دیاں بانہواں

اکبر جھیا بھرا کوئی کہے بھین دا بے ہووے
ہووے جدا بھراتے او بھین کیوں نہ روے
نیمار صنراوانگوں او تکدیاں نے راہنواں

ہرما دی ہوندى حسرت دیکھے پتر داسرا
تقدیر نے دیکھایا اکبر ہے لاشہ تیرا
منظور کیوں نہ ہونیاں تیری مادیال دُعاںواں

سجّاد دے اجازت وچہ شام رہ پواں میں
کہلی ہے دھی سیک نہ ایں دے کول رہ سکاں میں
جھولی میں خالی لے کے کیویں وطن تے جاناواں

ہم شکلِ مصطفیٰ دا سلطان توں عرب دا
سُن موت تیری مانوں خیمے دادر نہیں لہدا
اکبرؑ میں دُور نہ سنگدی تیرے کول کیویں آنواں

حسرت دے نال بھیا اکبرؑ دا منہ حسینؑ
سینے دا زخمِ چم کے ما اُجڑی کیتا وین
اھیاں توں کھول اکبرؑ صغرا دا خط ویکھانواں

تویرِ فخرِ یوسفؑ ہویا شہید اکبرؑ
آکھے بھول لٹیا میرے حسینؑ دا گھر
یارب میں سُن نہیں سنگدی شبیرؑ دیاں آہانواں

نوحہ

میرا امیر ویرن غربت دی دے صدا نہیں
تیرے بغیر کوئی زینبؑ دا آسرا نہیں

میں جاندی ہاں تیرے سنگتی گئے نے مارے
پیشک ہیں تنہا ویرن دُشمن اے لوگ سارے
زینبؑ اے جے ہے زندہ کہیں ہورنوں بلا نہیں

عابدؑ سوا جہاں تے میرا کون رہ گیا ہے
خیمے وی جل گئے نے ہن شمر کر حیا ہے
تیرے نبی دی دھمی ہاں سرتوں ردا لہا نہیں

میںوں روکدی نہ زینبؑ کرے وین اے رباب
ڈیندی میں تیکوں حُرمل اس تیرا جواب
پانی مگن دی اتنی ظالم توں دے سزا نہیں

ہو وی سلام میرا اے والی اے مدینہ
آئی ملن ہاں بابا رو اکھیا سکینہ
گل کیویں تینوں لاناواں تیراں توں خالی چاہ نہیں

میکوں بھیجا سیکنہ مشکیزہ آپ پایا
کٹ بازو گئے نہ پانی اصغر نوں میں پلایا
مولا میں شر مسارہاں میکوں خیمے لے کے جانہیں

لاشہ بھرا دا گل لا زینبؑ نے کیتے وین
ڈاڈھی گرم زمین تو بے کفن کفن حسینؑ
تینوں خیمے لے کے جاندی خیمہ کوئی رہیا نہیں

ہر ظلم سہہ گیا آں بہوں کیتا میں صبر ہے
سجادؑ آکھے پھوپھی میرا پھٹ گیا بگڑ ہے
دربار آگیا ہے سر تیرے تے ردا نہیں

تنویر رو کے فضلہ زینبؑ نوں آڈسایا
ہو زخمی زین توں ہے گریا بنول جایا
فوجاں دی بھیڑ وچہ ہے چدا تیرا بھرا نہیں

نوحہ

سجادؑ دی زندگی دی نگہبان ہے زینبؑ
بازار دے ماحول توں حیران ہے زینبؑ

برسات ہے پھراں دی رت اکھیاں توں جاری
کر دالے ستم شمرتے جھنڈ دا ہے مہاری
مر جاوے نہ سجادؑ پریشان ہے زینبؑ

اے اجر رسالت نہیں اندازِ جفا ہے
شہید دے قاتل توں منگے بھین ردا ہے
کچھ شرم کرو غیرتِ عمران ہے زینبؑ

ہے چہرے تے مخدومہ دے حیدر دی جلالت
ہر موڑتے جیوں ویردی کیتی ہے وکالت
دربار دیوچہ بولدا قرآن ہے زینبؑ

آغوشِ امامت دی پلی خاک نشین ہے
نوکر چیدے درپاک دا جبریل امین ہے
کیوں تیرے مقدر بنے زندان ہے زینبؑ

اے دین دی ملکہ اے تے دربار دا منظر
تھک پئی اے نبی زادی شمر خوف خدا کر
بن آئی مسلماناں دی مہمان ہے زینبؓ

بازار ہے پچ جاوے اوندی بھین دا پردا
شیرؓ جیہڑی خشک لباناں ہے پڑھدا
اُس آیتِ تطہیر دا عنوان ہے زینبؓ

توں ویجھیا خنجر تلے شیرؓ دا سجدا
بن غازی بلند کیتا علم دین خدا دا
تقدیر تیرے عزم توں حیران ہے زینبؓ

اے درد نہ تنویر نوں محشر تک بھلنا
پارسیاں تیرا شام دی گلایاں وچہ رُلناں
ارمان ہے ارمان ہے ارمان ہے زینبؓ

نوحہ

جگ تے مثال بن گئی عباسؓ دی وفائے
اصغرؓ دے سردا صدقہ بازو ڈوہیں کٹائے

فوجاں نوں شمر آکھے چو گردوں گھیر اپاؤ
اس ہاشمی جواں تے تیراں دا مینہ وساؤ
مشکیزہ بھر کے غازی واپس نہ خیمے جائے

آکھے حسینؓ زینبؓ میری فکر توں کر نہیں
خیبر شکن دی دھی ہیں فوجاں توں بھین ڈر نہیں
غازی رہے سلامت کر بھین توں دُعائے

بن قیدی غازی ویرن ویندی پئی آں شام
ضامن میری ردا دا کر آپ انتظام
قاسم رہیا نہ اکبرؓ پردے جیہڑا بنائے

آکھے سکینہ رو کے میں ہو یتیم گئی آں
کہیں نہ چھڑا یا میکوں فریاداں کردی رہی آں
مارے شمر طماچے ظالم نے دُراتارے

نوحہ

گیا ماریا چن زہرا دازینب رُل گئی اے
نہیں علم عباس بھر ادا زینب رُل گئی اے

رہی پیدل طردی سرنگے بازاراں وچ
کئی گھنٹے کھڑ نروار ڈتے درباراں وچ
سچ گیا ہے دین خدا دازینب رُل گئی اے

مقتول داناں لے کے فریاد نہ بھین کرے
نہ ویردی میت نوں گل لاوے نہ وین کرے
اکیا ہے دور جفا دازینب رُل گئی ہے

تینوں زین توں چن زہرا میں آپ لہانواں ہا
تیرے آخری ویلے میں ہتھ پیر بنانواں ہا
کوئی وس نہیں عون دی مادازینب رُل گئی اے

کبھڑی زینب بنت علی ہے شامی چھدے ہن
نالے وکھ کے قیدیاں نوں اے ظالم ہسدے ہن
رُنا رت سجاد زیادہ زینب رُل گئی اے

زینب ہے رہی لہدی ویراں دے یتیمیاں نوں
مصروف رہی اجڑی بہوں شام غریباں نوں
بھل گئی ہے دفن بھر ادا زینب رُل گئی اے

شیر دی محنت نوں رنگ زینب لا گئی اے
تنویر لٹا چادر او قید نبھا گئی اے
کیتا بھین نے پورا وعدہ زینب رُل گئی اے

نوحہ

مسلم دے لال کیتے تقدیر نے جدائے
راہ تکدیاں نے بھین واپس نہ ویر آئے

اصغر دا واسطہ ای غازی نوں بھیج مولا
وراث نہ کوئی سرتے جیہڑا قید توں چھڑائے

معصوم تے یتیم آں نہ قتل کراے حارث
دس جرم ساڈا کیا ہے آکھن ڈوہیں بھرائے

مارے طمانچے حارث دریادی من تے آکے
رب دی رضائوں من کے گردن کھڑے جھکائے

تنویر جیویں اجڑی پردیس وچ رُقیہ
پتراں دی موت دا غم کوئی مار نہ انج اٹھائے

نوحہ

مجبوری کوئی بن گئی اے ٹری دیگر ویلے آلِ عبا
تیرا شہر رہے وسدا نانا مظلوم دی منزل کربِ بلا
میں وطن تے واپس نہیں ولناں، میریاں بھینیں جنگلا وچہ رُلناں
تیری قبر تے دیوا بالن لئی میں چھوڑی ویندا دھی صُغرا
جھڑی بابے توں رہی شرمندی، او قبر نبی تے پئی آندی
زینب دے آون توں پہلے دے ویر عباس چراغ بچھا
غازی نوں سڈ کے ہک پاسے، چُٹم بازو اُم البنین آکھے
مینوں شرم نہ آوے زہرا توں انج کرنی توں عباس وفا
رویا ویکھ کے منظر سبطِ نبی، ٹری گھر وچوں جسدِ بنتِ علی
جاں قدم زینب دا باہر آیا عباس نے پڑھیا بسم اللہ
تیری سنت میں پوری کر ساں، توڑے شام دے راہنواں وچہ رساں
گل لایا قبر بٹول نوں جاں غش کر گئی زینب وقتِ وداع
جاں وطن توں ٹرسو بھین بھرا، اے بقیعہ چھوڑ ڈیلس زہرا
تیرے نال ویساں درباراں وچہ کر حوصلہ زینب نہ گھبرا
شمیر آکھے سُن میرے خُدا، محفوظ رہے زینب دی ردا
تنویر حسین دی زندگی دی رہی مہکدی اجڑی بھین دُعا



شیعہ ملٹی میڈیا